حضرت زہراء سلام اللہ علیہا
کے
چالیس گوہر
ترتیب و تنظیم
سید مہدی موسوی

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے چالیس گوہر

ترتیب و تنظیم

سید مہدی موسوی

نام کتاب: حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے چالیس گوہر

ترتیب و تنظیم: سید مہدی موسوی

ترجمہ و خطاطی: سید قلبی حسین رضوی

نظر ثانی و اصلاح: سید احتشام عباس زیدی

پیشکش: معاونت فرہنگی، ادارہ ترجمہ

ناشر: مجمع جہانی اہل بیت (ع)

طبع اول: ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶ء

تعداد: ۳۰۰۰

مطبع: لیلیٰ

ISBN:964-7756-82-8

WWW.ahl-ul-bayt.org

info@ahl-ul-bayt.org

فہرست

عرضِ ناشر

سرکار دو عالم ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پارۂ جگر بضعۃ الرسولؐ ام ابیہا، فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ذات والاصفات سے کون واقف نہیں ہے؟ عالم اسلام میں یہ تنہا عصمت مآب خاتون ہیں جن کا قول و فعل، کردار و عمل اور منش و روش حضرت رسول اکرمؐ ہی کی طرح قابل اتباع اور واجب الاطاعت ہے. آپؑ اسلام کی وہ اکیلی معصوم خاتون ہیں جن کے دوش پر صنف نساء کی ہدایت کا بار ہے اور اسے انسانی شرافت و عظمت کے بلند و بالا مقام تک پہنچانے کا ذمہ ہے۔

حضرت صدیقۂ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی سیرت عین سیرت رسالت اور آپ کا ہر عمل رسالت کا عمل ہے. یہی وجہ تھی کہ سرکار رسالت مآبؐ آپؑ کی تعظیم کے لئے اٹھتے اور آپؑ کو اپنی جگہ بٹھاتے تھے۔

آپؑ کی زبان سے نکلا ہوا ہر جملہ قول رسالت ہی کے مانند ہدایت آفرین اور انسان ساز ہے۔ سرکار رسالتؐ کی زندگی میں آپؑ کے گھر پر فرشتوں کی آمد و رفت ہمارے دعوے کی محکم دلیل ہے۔

آیۂ تطہیر گواہ ہے کہ آپؑ کی پاکیزہ ذات اہل بیت اطہارؑ میں مرکزی حیثیت کی حامل ہے اور اسی بنا پر آپؑ کو عصمت کبریٰ کہا جاتا ہے۔

یہ بات کس قدر افسوسناک ہے کہ عالم اسلام میں جس خاتون کو بالاتفاق بضعۃ الرسول اور مرکز آیت تطہیر کہا جاتا ہے مسلمان انہیں ایک محدثہ کی حیثیت سے کتنا کم پہچانتے ہیں !!

مجمع جہانی اہل بیتؑ کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ، حضرت رسول اکرمؐ کی چالیس حدیثیں جن کی راوی خود حضرت فاطمہ زہراؑ ہیں "سلک فاطمہؑ کے چالیس موتی" کے نام سے شائع کر کے قارئین کی نذر کر رہا ہے۔ اگرچہ یہ کتاب حجم کے اعتبار سے مختصر ہے لیکن افادیت کے اعتبار سے کسی بھی بڑی کتاب سے کم نہیں۔

خداوند عالم بارگاہ صدیقۂ کبریٰ سلام اللہ علیہا میں ہماری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین!۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

اہل بیت علیہم السلام

پہلی حدیث

قرآن و عترت کی سفارش (حدیث ثقلین)

الحديث الأوّل:

عَنْ فاطِمَةَ الزَّهراء سلامُ اللهِ عَلَيها قالَتْ سَمِعْتُ أبي رَسُول اللهِ ﷺ في مَرَضِهِ الَّذي قُبِضَ فيهِ يَقُولُ وَقَدْ إمْتَلأتِ الْحُجْرَةُ مِنْ أصْحابِهِ: أيُّها النّاسُ يُوشَكُ أنْ أُقْبَضَ قَبْضاً سَريعاً وَقَدْ قَدَّمْتُ إلَيْكُمُ الْقَوْلَ مَعْذِرَةً إلَيْكُم، ألا وَإنّي مُخَلِّفٌ فيكُمْ كِتابَ رَبّي عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتي أهْلَ بَيْتي، ثُمَّ أخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقالَ: هذا عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لا يفترقان حَتّىٰ يَرِدا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَاسْألُكُمْ ما تُخَلِّفُوني فيهِما.

ينابيع المودّة ج١ ص ١٢٤، الباب الرابع ح ٥٦

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے پدر بزرگوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ـــ اس بیماری کے عالم میں کہ جس کی باعث انہوں نے رحلت فرمائی جبکہ ان کا کمرہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا ـــ فرماتے سنا کہ:

"اے لوگو! میں عنقریب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں، اس لئے تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں تاکہ کوئی بہانہ باقی نہ رہے۔ بے شک میں تم لوگوں کے درمیان

قرآن مجید اور اپنے اہل بیت علیہم السلام کو یادگار کے طور پر چھوڑ رہا ہوں۔"
اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا:
"یہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔ لہٰذا وہاں میں تم لوگوں سے پوچھ لوں گا کہ (میرے بعد) ان دون کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟!"

دوسری حدیث

ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسمائے مبارک

الحديث الثّاني:

أسامي الأئمة عليهم السلام

عن سهل بن سعد الأنصاري قال: سألتُ فاطمةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، عَنِ الأئمةِ فَقالَتْ: كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ لِعَليٍّ عليه السلام: يـا عَليُّ أنتَ الإمامُ وَالخَليفَةُ بَعْدي وَأنتَ أوْلىٰ بِالْمُؤمِنينَ مِنْ أنْفُسِهِم، فإذا مَضَيْتَ فَابْنُكَ الْحَسَنُ أوْلىٰ بِالْمُؤمِنينَ مِنْ أنْفُسِهِم، فإذا مَضَى الحَسَن فابْنُكَ الحُسَيْنُ أولىٰ بِالْمُؤمِنينَ مِنْ أنفُسِهِم، فإذا مَضَى الْحُسَيْنُ فَابْنُهُ عَليُّ بنُ الحُسَيْنِ أولى

بالمُؤْمنينَ من أنْفُسِهِم، فإذا مَضى عَليٌّ فَابنه مُحمّدٌ أولىٰ بالمؤمنينَ من أنفسِهِم،

فإذا مَضَى مُحمّدٌ فَابنه جعفرٌ أولىٰ بالمؤمنينَ من أنفسِهِم،

فإذا مَضَى جعفرٌ فَابنه موسىٰ أولىٰ بالمؤمنينَ من أنفسِهِم،

فإذا مَضَى موسىٰ فَابنه عليّ أولىٰ بالمؤمنينَ من أنفسِهِم،

فإذا مَضَى عليٌّ فَابنه محمّدٌ أولىٰ بالمؤمنينَ من أنفسِهِم،

فإذا مَضَى مُحمّدٌ فابنه عليٌّ أولىٰ بالمؤمنينَ من أنفسِهِم،

فإذا مَضَى عليٌّ فَابنه الحسنُ أولىٰ بالمؤمنينَ من أنفسِهِم،

فإذا مَضَى الحسنُ فالقائمُ المهديُّ أولىٰ بالمؤمنينَ من أنفسِهِم،

يَفْتَحُ اللهُ تعالىٰ بِهِ مَشارِقَ الأرضِ ومَغارِبَها، فَهُمْ أئِمّةُ الحَقِّ وألْسِنَةُ الصِّدْقِ مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُمْ مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُمْ.

كفاية الأثر ص ١٩٥ ـ ١٩٦

سہل ابن سعد انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ائمہ اطہار علیہم السلام کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین علیہ السلام سے فرماتے تھے:

"یا علیؑ! تم میرے بعد میرے جانشین و امام ہو۔ تم مؤمنین پر ان سے زیادہ صاحب

اختیار و شائستہ ہو۔ اور تمہارے بعد تمہارے فرزند امام حسن علیہ السلام مؤمنین پر ان کے نفسوں سے زیادہ ان کے ولی و صاحب اختیار ہوں گے۔

جب تمہارے فرزند حسن علیہ السلام وفات پائیں گے تو تمہارا بیٹا حسین علیہ السلام مؤمنین پر ان کے نفسوں سے زیادہ ان کے ولی و صاحب اختیار ہوں گے۔

جب حسین علیہ السلام وفات پائیں گے تو ان کے بیٹے علی ابن الحسین علیہ السلام مؤمنین پر اُن کے نفوس سے زیادہ اُن کے ولی و صاحب اختیار ہوں گے۔

علی ابن الحسینؑ کے بعد ان کے فرزند محمدؑ مومنین پر ان کے نفسوں سے زیادہ ان کے ولی و صاحب اختیار ہوں گے۔

محمدؑ کے بعد ان کے فرزند جعفرؑ مومنین پر ان کے نفوس سے زیادہ ان کے ولی و صاحب اختیار ہوں گے۔ اور جعفرؑ کے بعد ان کے فرزند موسیٰؑ مومنین پر ان کے نفوس سے زیادہ ولی و صاحب اختیار ہوں گے۔ اور موسیٰؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ مومنین پر ان کے نفوس سے زیادہ ولی و صاحب اختیار ہوں گے۔ اور علیؑ کے بعد ان کے فرزند محمدؑ مومنین پر ان کے نفوس سے زیادہ ولی و صاحب اختیار ہوں گے۔ اور محمدؑ کے

بعد ان کے فرزند حسنؑ مومنین پر ان کے نفسوں سے زیادہ ولی وصاحب اختیار ہوں گے۔

اور حسنؑ کے بعد ان کے فرزند مہدیؑ قائم مومنین پر انکے نفسوں سے زیادہ ان کے ولی وصاحب اختیار ہوں گے۔

خداوند تعالیٰ ان کے ذریعہ پوری دنیا کو فتح کرے گا۔ یہ لوگ پیشوایان برحق اور حق وحقیقت کے ترجمان ہیں۔ جو کوئی ان کی نصرت کرے گا، خدا اس کی نصرت کرے گا اور جو کوئی ان کی بے احترامی کرے گا خدا اسے ذلیل کرے گا۔

تیسری حدیث

اگر حقدار کے ہاتھ میں حق ہوتا!

الحديث الثّالث

اذا كان الحقّ بيد أهله

عن فاطمة الزهراء سلام الله عليها في حديث... أمَا والله لَوْ تَرَكُوا الحقَّ عَلىٰ أهلِهِ واتَّبعُوا عِتْرَةَ نَبِيِّه لَـما اخْـتلفَ فـي اللهِ تعالىٰ إثْنان وَلوَرِثَها سَلَفٌ عَنْ سَلَفٍ وَخَلْفٌ بَعدَ خَلْف حَـتّى يَقُومُ قائمُنا التّاسِعُ مِنْ وُلْدِ الحُسين.

كفاية الأثر ص ١٩٩

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ایک حدیث کے ضمن میں نقل ہوا ہے کہ:
"خدا کی قسم اگر حق کو حقدار کے ہاتھ میں دیتے اور اہل بیت پیامبرؐ کی اطاعت کرتے تو خدا کی راہ میں ہرگز دو افراد کے درمیان اختلاف پیدا نہ ہوتا اور پشت در پشت حق منتقل ہوتا رہتا یہاں تک کہ ہمارے قائمؑ جو حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں انقلاب کرتے۔"

چوتھی حدیث

حدیث غدیر و حدیث منزلت

الحديث الرّابع

حديث الغدير وحديث المنزلة

شمس الدين الجزري الشافعي (المعروف بابن الجزري) بسنده عن بكر بن أحمد القصري، حدّثتنا فاطمة بنت علي بن موسى الرضاؑ حدّثتني فاطمة وزينب وأمّ كلثوم بنات موسىٰ بن جعفرؑ قلن حدّثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادقؑ:

حدثتني فاطمة بنت محمد بن عليؑ،

حدثتني فاطمة بنت علي بن الحسينؑ،

حدثتني فاطمة وسُكينة ابنتا الحسين بن عليؑ،

عن أمّ كلثوم بنت فاطمة بنت النبيؐ،

عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ ورضي عنها،

قالت: أَنَسِيتُمْ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ:

«مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» وقَوْلُه ﷺ:

«أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عليه السلام»؟

اسنى المطالب في مناقب سيدنا علي بن أبي طالب / ٤٩، الغدير ١/١٩٧

فاطمہ، دختر امام رضا ع، نے امام موسیٰ کاظم ع کی تین بیٹیوں: فاطمہ، زینب و ام کلثوم سے اور انہوں نے امام صادق علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام باقر ع کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام سجاد ع کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام کی بیٹیوں فاطمہ و سکینہ سے اور ان دونوں نے فاطمہ بنت رسول خدا کی بیٹی ام کلثوم سے اور انہوں نے فاطمہ ع بنت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا آپ لوگوں نے رسول خدا کے اس ارشاد کو فراموش کر دیا ہے جو انہوں نے غدیر خم کے دن فرمایا تھا کہ:

"جس جس کا میں مولا ہوں علی ع اس کے مولا ہیں۔"

اور فرمایا: "یا علی! بے شک تم میرے لئے ویسے ہی ہو جیسے ہارون ع موسیٰ ع کے لئے تھے۔"

پانچویں حدیث

شیعیانِ علیؑ کے فضائل

الحديث الخامس

فضائل شيعة عليّ ؑ

جعفر بن أحمد القمّي في كتابه المسلسلات بسنده عن بكر بن أحنف قال، حدثتنا فاطمة بنت علي بن موسىٰ الرضا ؑ،

قالت حدثتني فاطمة وزينب وأمّ كلثوم بنات موسىٰ بن جعفر ؑ،

قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد ؑ،

قالتْ حدثتني فاطمة بنت محمد بن علي ؑ،

قالت حدثتني فاطمة بنت علي بن الحسين ؑ،

قالت حدثتني فاطمة وسُكينة ابنتا الحسين بن علي ؑ،

عن أمّ كلثوم بنت علي ؑ،

عن فاطمة بنت رسولِ الله سلام الله عليها قالَتْ:

سَمِعْتُ رسولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَما أُسْرِيَ بِي الى السَّماء دَخَلْتُ الجَنَّةَ فإذا أنا بِقَصْرٍ مَنْ دُرَّةٍ بَيْضاءٍ مُجوَّفةٍ وَعَلَيْها بابٌ مُكَلَّلٌ بِالدُّرِ وَالياقُوتِ وَعَلَى البابِ سِتْرٌ فَرَفَعْتُ رَأْسي فَإذا مَكْتُوبٌ عَلَى الباب «لا اله إلا الله مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ القَوْم» وَإذا

مَكتُوبٌ عَلَى السِّتْرِ «بَخٍ بَخٍ من مِثْلُ شيعةِ عَليٍّ» فَدَخَلْتُهُ فَإذا بِقصرٍ مِنْ عَقيقٍ أحمرٍ مُجَوَّفٍ وَعَلَيه بابٌ مِنْ فِضَةٍ مُكَلَّلٌ مِنَ الزَّبَرْجَدِ الأخضر وَإذا عَلَى البابِ سِتْرٌ فَرَفَعْتُ رَأسي فَإذا مَكْتُوبٌ عَلَى البابِ «مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَليٌّ وَصِيُّ المُصْطَفَىٰ» وَإذا عَلَى السِّترِ مَكْتُوبٌ «بَشِّرْ شيعةَ عَليٍّ بِطيبِ المَوْلِدِ» فَدَخَلْتُهُ فَإذا أنا بِقَصرٍ مِنْ زُمُرُّدٍ أخْضَرٍ مُجَوَّفٍ لَمْ أرَ أحْسَنَ مِنْهُ وَعَلَيْهِ بابٌ مِنْ ياقُوتَةٍ حَمْراءَ مُكَلَّلَةٍ باللُؤلُؤ وَعَلَى البابِ سِتْرٌ فَرَفعتُ رأسي فَإذا مَكْتُوبٌ عَلَى السِّتْرِ «شيعةُ عَليٍّ هُمُ الفائِزُونَ» فَقُلْتُ حَبيبي جِبْرَئيل لِمَنْ هذا فَقالَ يا مُحَمَّد لابنِ عَمِّكَ وَوَصيِّكَ عليٍّ بنِ أبي طالب ﷺ يُحْشَرُ النّاسُ كُلُّهم يَوْمَ القِيامَةِ حُفاةً عُراةً إلّا شيعةَ عليٍّ ﷺ وَيُدْعَى النّاسُ بِأسماءِ أُمَّهاتِهِم ما خَلا شيعةَ عَليٍّ ﷺ فَإنَّهُمْ يُدْعَونَ بِأسماءِ آبائِهِمْ فَقُلْتُ حَبيبي جِبْرَئيلَ وَكَيْفَ ذاكَ قالَ لأنَّهُم أحَبُّوا عَليّاً فَطابَ مَوْلِدُهُمْ.

المسلسلات ص ۲۵۰

جعفر ابن احمد قمی نے اپنی کتاب "المسلسلات" میں بکر ابن احنف کی سند سے کہا کہ: امام رضاؑ کی بیٹی فاطمہ نے امام موسیٰ کاظمؑ کی تین بیٹیوں فاطمہ، زینب و ام کلثوم سے اور انہوں نے امام صادقؑ کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام باقرؑ کی بیٹی فاطمہؑ اور انہوں نے امام سجادؑ کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام کی دو بیٹیوں فاطمہ و سکینہ سے اور ان دونوں نے امیر المومنین

کی بیٹی ام کلثوم سے اور انہوں نے (اپنی والدہ) پیغمبر خدا کی بیٹی فاطمۃ زہراء سلام اللہ علیہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر اسلام کی زبانی سنا کہ انہوں نے فرمایا:

"جب میں معراج کی رات آسمان کی سیر میں مشغول تھا تو بہشت میں داخل ہوا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک ایسے محل کے سامنے پایا جو سفید مجوف موتیوں سے تعمیر ہوا تھا۔ اس کا دروازہ موتیوں اور یاقوت سے مزین تھا اور اس دروازہ پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا کہ دروازے پر لکھا ہوا تھا: "محمدؐ پیغمبر خدا ہیں اور علیؑ امت کے مولا ہیں"۔ اور پردہ پر لکھا ہوا تھا: "علیؑ کے شیعوں کو مبارک ہو"۔ اس کے بعد میں اس محل میں داخل ہوا اور اپنے آپ کو ایک اور محل کے سامنے پایا جو سرخ مجوف عقیق کا تعمیر ہوا تھا۔ اس کا دروازہ چاندی کا بنا ہوا تھا اور اس پر سبز زبرجد سے تزئین کاری کی گئی تھی۔ اس دروازہ پر ایک پردہ لٹکایا گیا تھا۔ میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا، دروازہ پر لکھا ہوا تھا: "محمدؐ رسول خدا ہیں اور علیؑ جانشین مصطفیؐ ہیں۔" اور پردہ پر لکھا ہوا تھا: "شیعیان علیؑ کو حلال زادہ ہونے کی بشارت و خوشخبری دی جاتی ہے۔" اس کے بعد میں اس محل میں داخل ہوا اور اپنے آپ کو ایک اور محل کے سامنے پایا جو سبز زمرد کا بنا ہوا تھا کہ تا بحال میں نے اس سے

خوبصورت تر محل کو نہ دیکھا تھا۔ اس محل کا دروازہ سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا جو موتیوں سے مزین تھا۔ اس دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ میں نے اپنے سر کو اٹھا کر دیکھا کہ اس پر لکھا ہوا تھا: "**شیعیانِ علیؑ کامیاب ہیں**"۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا: یہ محل کس کیلئے ہیں؟ اس نے جواب دیا: "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے چچازاد بھائی اور آپ کے جانشین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے لئے۔ قیامت کے دن شیعیان علیؑ کے علاوہ تمام لوگ ننگے پیر اور عریاں محشور ہوں گے اور تمام لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا لیکن شیعیان علیؑ کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔"

میں نے سوال کیا: "اے جبرئیل! اے میرے دوست! ایسا کیوں ہوگا؟

جبرئیل نے کہا: چونکہ وہ علیؑ کے دوستدار ہیں اس لئے حلال زادہ ہیں۔"

چھٹی حدیث

محبت اہل بیت میں مرنے والا شہید ہے

الحديث السادس

من مات على حبّ أهل البيت مات شهيداً

عن فاطمة بنت أحمد بن موسیٰ المبرقع.

... عن فاطمة بنت موسىٰ المبرقع.

عن فاطمة بنت الإمام أبي الحسن الرضا ؑ،

عن فاطمة بنت موسىٰ بن جعفر ؑ،

عن فاطمة بنت الصادق جعفر بن محمد ؑ،

عن فاطمة بنت الباقر محمّد بن علي ؑ،

عن فاطمة بنت السجّاد علي بن الحسين زين العابدين ؑ،

عن فاطمة بنت أبي عبدالله الحسين ؑ،

عن زينب بنت أمير المؤمنين ؑ،

عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ قالت: قال رسول الله ﷺ: «ألا مَنْ ماتَ على حُبِّ آلِ محمّدٍ ماتَ شهيداً».

عوالم العلوم ج ۲۱ ص ۳۵٤ عن اللؤلؤة المثنية ص ۲۱۷

فاطمہ بنت محمد ابن احمد ابن موسٰی مبرقع نے فاطمہ بنت احمد ابن موسٰی مبرقع سے اور انہوں نے امام رضا علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام موسٰی کاظم ؑ کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام صادق ؑ کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام محمد باقر ؑ کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام سجاد ؑ کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ سے اور انہوں نے امیر المومنین ؑ کی بیٹی زینب ؑ سے اور انہوں نے اپنی والدہ رسول خدا ؐ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا، پیغمبر خدا ؐ نے فرمایا:

"بے شک جو کوئی آل محمدؐ کی محبت و دوستی میں اس دنیا سے
رحلت کرے وہ شہید ہے۔"

اہم نکتہ:

گذشتہ تین حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ ائمہ اطہار علیہم السلام بیٹیوں کا نام "فاطمہ" رکھنے پر کتنی تاکید فرماتے تھے اور اسی طرح بیٹوں کا نام علی رکھنے کی تاکید بھی فرماتے تھے۔

اس لئے کیا بہتر ہے کہ ائمہ اطہارؑ کے دوستدار بھلا اپنے بچوں کے نام رکھنے میں اپنے ائمہ اطہارؑ کی پیروی کریں۔

ساتویں حدیث

شیعہ اور محب میں فرق

الحديث السّابع

الفرق بين الشّيعي و المحب

قالَ رَجُلٌ لِامْرَأتِهِ: اِذْهَبي إلىٰ فاطِمَةَ سَلامُ اللهِ عَلَيْها بِنْتِ رَسولِ اللهِ ﷺ فَسَليها عَنّي أنا مِنْ شيعَتِكُمْ، أوَلَسْتُ مِنْ شيعَتِكُمْ؟ فَسَألَتْها فَقالَتْ سَلامُ اللهِ عَلَيْها، قُولي لَهُ إنْ كُنْتَ

تَعْمَلُ بِما أَمَرْناكَ وَتَنْتَهي عَمّا زَجَرْناكَ عَنْهُ، فَأَنْتَ مِنْ شيعَتِنا وَإِلّا فَلا، فَرَجَعَتْ فَأَخْبَرَتْهُ فَقالَ يا وَيْلي وَمَنْ يَنْفَكُّ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطايا فَأَنَا إِذَنْ خالِدٌ فِي النّارِ، فَإِنَّ مَنْ لَيْسَ مِنْ شيعَتِهِمْ فَهُوَ خالِدٌ فِي النّارِ، فَرَجَعَتِ الْمَرْأَةُ فَقالَتْ لِفاطِمَةَ سَلامُ اللهِ عَلَيْها ما قالَ لَها زَوْجُها. فَقالَتْ فاطِمَةُ سَلامُ اللهِ عَلَيْها: قُولي لَهُ لَيْسَ هكَذا [فَإِنَّ] شيعَتُنا مِنْ خِيارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَكُلُّ مُحِبّينا وَمَوالي أَوْلِيائِنا وَمُعادي أَعْدائِنا وَالْمُسْلِمُ بِقَلْبِهِ وَلِسانِهِ لَنا لَيْسُوا مِنْ شيعَتِنا إِذا خالَفُوا أَوامِرَنا وَنَواهِينا في سائِرِ الْمُوبِقاتِ وَهُمْ مَعَ ذلِكَ فِي الْجَنَّةِ وَلكِنْ بَعْدَ ما يُطَهَّرُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ بِالْبَلايا وَالرَّزايا، أَوْ في عَرَصاتِ الْقِيامَةِ بِأَنْواعِ شَدائِدِها أَوْ فِي الطَّبَقِ الْأَعْلىٰ مِنْ جَهَنَّمَ بِعَذابِها إِلىٰ أَنْ نَسْتَنْقِذَهُمْ بِحُبِّنا مِنْها وَنَنْقُلَهُمْ إِلىٰ حَضْرَتِنا.

التفسير المنسوب الى الإمام العسكري ص ۳۰۸ ح ۱۵۲

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: پیغمبر خدا کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ کی خدمت میں جاکر پوچھو کہ کیا میں ان کے شیعوں میں سے ہوں یا نہیں؟ اس عورت نے حضرت زہراؑ کی خدمت میں جا کر سوال کیا اور حضرت زہراؑ نے جواب میں فرمایا: "اپنے شوہر سے کہہ دینا کہ اگر ہمارے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور جن چیزوں کی ہم نے نہی کی ہے ان سے دوری اختیار کرتا ہے تو ہمارے شیعوں میں سے ہے

اور اگر ایسا نہیں ہے تو ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔"

اس عورت نے حضرت زہراؑ کی باتیں اپنے شوہر سے بیان کیں۔ اس کے بعد اس کے شوہر نے کہا: "افسوس ہے مجھ پر: کون مرتکب گناہ وخطا نہیں ہوسکتا؟ لہٰذا میں ہمیشہ جہنم میں رہا کروں گا، کیونکہ جو محب اہل بیتؑ نہ ہوگا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔"

اس کے بعد یہ عورت دوبارہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شوہر کی گفتگو کو بیان کیا۔ حضرت زہراؑ نے فرمایا کہ: اپنے شوہر سے کہدو، اس طرح نہیں ہے جیسے اس نے سمجھا ہے۔ کیونکہ ہمارے شیعہ اہل بہشت ہیں۔ جو ہمارا اور ہمارے دوستوں کا دوست ہو اور ہمارے دشمنوں کا دشمن ہو اور قلب وزبان سے ہمارا مطیع ہو لیکن عمل میں ہمارے اوامر ونواہی سے مخالفت کرتا ہو اور مرتکب گناہ ہوتا ہو، وہ ہمارے شیعوں میں تو نہیں ہے پھر بھی ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے لیکن گناہوں سے پاک ہونے کے بعد اور یہ پاک سازی دنیوی بلاؤ مصیبتوں یا قیامت کی وحشتناک سختیوں یا جہنم کے طبقہ اول کے عذاب کے ذریعہ انجام پائے گی یہاں تک کہ ان کو ہم اپنی محبت کی وجہ سے جہنم سے نجات دلاکر اپنے پاس بلائیں گے۔

باب دوّم

احکام

الحديث الثّامن

علل الأحكام

عن فاطمة الزهراءِ سلامُ اللهِ عَلَيْها في خُطْبَتِها:

فَجَعَلَ اللهُ الايمانَ تَطْهيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ، وَالصَّلاةَ تَنْزيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ، والزَّكاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَنَماءً في الرِّزْقِ، وَالصِّيامَ تَثْبيتاً لِلإخلاصِ، وَالْحَجَّ تَشْييداً لِلدينِ، وَالْعَدْلَ تَنْسيقاً لِلْقُلُوبِ، وَطاعَتَنا نِظاماً لِلمِلَّةِ وإمامَتَنا أماناً مِنَ الْفُرْقَةِ، وَالْجِهادَ عِزّاً لِلإسْلامِ [وذلاً لأهل الكفر والنفاق]، والصَّبْرَ مَعُونَةً على اسْتيجابِ الأجْرِ، والأمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلعامَّةِ، وَبِرَّ الوالِدَيْنِ وِقايَةً مِنَ السَّخَطِ، وَصِلَةَ الأرْحامِ مَنْساةً لِلْعُمْرِ وَمَنْماةً لِلعَدَدِ، وَالقِصاصَ حَقْناً لِلدِماءِ، وَالْوَفاءَ بِالنَّذْرِ تَعْريضاً لِلْمَغْفِرَةِ، وَتَوْفِيَةَ المَكاييلِ وَالْموازينِ تَغْييراً لِلْبَخْسِ، وَالنَّهيَ عَنْ شُرْبِ الخَمْرِ تَنْزيهاً عَنِ الرِّجْسِ، وَإجْتِنابَ القَذْفِ حِجاباً عَنِ اللَّعْنَةِ وَتَرْكَ السَّرِقَةِ إيجاباً لِلْعِفَّةِ، وَحَرَّمَ اللهُ الشِّرْكَ إخْلاصاً

لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ، فَاتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَأَطِيعُوا اللهَ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ، فَإِنَّهُ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾[1].

الاحتجاج للطبرسي ج ۱ ص ۲۵۸.

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے اس خطبے کا ایک حصہ جو انہوں نے مسجد نبویؐ میں بیان فرمایا :

"... لہٰذا خدا نے ایمان کو واجب قرار دیا تاکہ تم لوگوں کو شرک سے پاک کرے، نماز کو تکبر سے نجات دلانے کے لئے، زکوٰۃ کو نفس کی پاکیزگی اور وسعت رزق کے لئے، روزہ کو اخلاص کی مضبوطی اور اسے قوت بخشنے کیلئے، حج کو دین کی پائداری و پختگی کیلئے، انصاف کو نظم و ضبط اور دلوں کو نزدیک لانے کیلئے، ہم اہل بیتؑ کی اطاعت کو نظم و ضبط اور ہم آہنگی ملت کیلئے، اور ہماری امامت کو معاشرے کو تفرقے سے بچانے کیلئے مقرر کیا ہے۔

اور جہاد کو عزت و شوکت اسلام کے لئے، صبر کو اجر و پاداش پانے کے لئے، امر بہ معروف کو معاشرے کی عمومی مصلحتوں کی حفاظت کے لئے، ماں باپ سے نیکی

۱ فاطر: ۲۸.

کو خشم خدا سے بچنے کیلئے سپر کے طور پر، صلۂ رحم یعنی قرابت داروں سے نیکی کو طول عمر و آبادی اور رشتہ داروں کی تعداد بڑھنے کے لئے، قصاص کو حرمت خون کی حفاظت کے لئے، نذر کے انجام دینے کو مغفرت پانے کے لئے، تجارت میں ناپ تول کی رعایت کو کم فروشی سے روکنے کے لئے، شراب پینے کی ممانعت کو ناپاکی سے بچانے کے لئے، باعفت عورتوں کو تہمت لگانے سے پرہیز کو خدا سے دوری اور لعنت سے بچنے کے لئے، چوری نہ کرنے کو پاک دامنی اور عفت کے لئے واجب و لازم قرار دیا ہے۔

خداوند متعال نے شرک کو اس لئے حرام قرار دیا ہے تاکہ بندے صرف اسی کو پروردگار جانیں۔

لہٰذا تقوائے الٰہی کو کمال کی حد تک اپنا شیوہ بناؤ، ایسا نہ ہو کہ موت آپہنچے اور تم مسلمان نہ ہو۔ اور خدا نے جس چیز کی تم کو امر و نہی کی ہے اس کی رعایت کیجئے۔ بے شک بندگان خدا میں صرف عقلمند ہی خدا سے ڈرتے ہیں۔ [۱۵]

نویں حدیث

خلوص کا نتیجہ

الحدیث التّاسع

نتیجة الإخلاص

قَالَتْ فاطِمَةُ الزَّهْراءُ سَلامُ اللهِ عَلَيْها: مَنْ أَصْعَدَ إِلَى اللهِ خالِصَ عِبادَتِهِ، أَهْبَطَ اللهُ إِلَيْهِ أَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ.

التفسير المنسوب الى الإمام العسكري ص ۳۲۷ ح ۱۷۷

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

"جو کوئی اپنی عبادت کو خدا کے لئے خالص کرے، خدا بھی اس کے لئے بہترین جزاء کو مقدر کرتا ہے۔"

دسویں حدیث

نماز میں سستی برتنے کی سزا

الحديث العاشر

التّهاون في الصّلاة

عن سيّدة النساء فاطمة ابنة سيّد الأنبياءِ صلوات اللهِ عَلَيْها وَعلى أبيها وعَلى بَعْلِها وَعلى أبنائها الأوصياء، إنّها سَألَتْ أباها مُحَمّداً ﷺ فَقالَتْ: يا أَبَتاهُ ما لِمَنْ تَهاوَنَ بِصَلاتِهِ مِن الرِّجالِ وَالنِّساءِ؟ قالَ: يا فاطمَةُ مَنْ تَهاوَنَ بِصَلاتِه مِنَ الرِّجالِ وَالنِّساءِ اِبْتَلاهُ اللهُ بِخَمس عَشْرَةَ خِصْلَةً، سِتٌّ مِنها في دارِ الدُّنيا، وَثَلاثٌ عِنْدَ مَوْتِهِ وَثَلاثٌ في قَبْرِهِ، وَثَلاثٌ في القِيامَةِ إذا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ.

فَأمّا اللّواتي تُصيبُهُ في دارِ الدُّنيا فَالأُولى يَرْفَعُ اللهُ البَرَكَةَ مِنْ عُمْرِهِ، وَيَرفعُ اللهُ البَرَكَةَ من رِزْقِهِ، وَيَمْحُو اللهُ عَزَّوَجلَّ سِيماءَ الصّالحينَ مِن وَجْهِهِ، وَكلُّ عَمَلٍ يَعْمَلُهُ لا يُؤجَرُ عَلَيْهِ، ولا يَرْتَفِعُ دُعاؤُهُ الى السّماءِ، والسّادِسَةُ لَيْسَ لَهُ حَظٌّ في دُعاءِ الصّالحينَ.

وَأمّا اللّواتي تُصيبُهُ عِنْدَ مَوْتِهِ: فَأوَّلُهُنَّ أنَّهُ يَموتُ ذَليلاً،

والثانية يموتُ جائعاً، والثالثة يموتُ عطشاً فلو سُقي من أنهارِ الدُّنيا لم يَرْوِ عطشُهُ.

وأمّا اللّواتي تُصيبُهُ في قبْرِهِ فأوّلُهُنّ يُوكّلُ اللهُ به ملَكاً يُزعِجُهُ في قبْرِهِ، والثانيةُ يُضيَّقُ عليْه قبرُهُ، والثالثةُ تكونُ الظُّلمةُ في قبْرِهِ.

وأمّا اللّواتي تُصيبُهُ يومَ القيامةِ إذا خرجَ من قبْرِهِ: فأوّلُهُنّ أنْ يُوكّلَ اللهُ بِهِ ملَكاً يَسْحَبُهُ على وجْهِهِ والخلائقُ يَنْظُرُونَ إليْه، والثانيةُ يُحاسَبُ حِساباً شديداً، والثالثةُ لا يَنْظُرُ اللهُ إليْهِ ولا يُزكّيهِ ولَهُ عذابٌ أليمٌ.

فلاح السائل ۲۲

سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ دختر سرور پیامبرانؐ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے والد گرامیؐ سے سوال کیا: "ابا جان! اس زن و مرد کی سزا کیا ہے جو نماز میں سستی و کاہلی برتتے ہوں؟"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بیٹی! ہر مرد و زن جو نماز کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اس کو ادا کرنے میں سستی و کاہلی سے کام لیں گے خدا ان کو پندرہ بلاؤں میں مبتلا کریگا کہ اس میں سے چھ بلاؤں سے دنیا میں، تین سے جانکنی کے وقت، تین سے قبر میں اور

ہیں سے قیامت کے دن دوچار ہوں گے۔

دنیا میں دوچار ہونے والی بلائیں :

۱۔ خدا اس کی عمر سے برکت کو اٹھالیتا ہے (یعنی اس کی عمر طولانی نہیں ہوتی)

۲۔ اس کی رزق سے برکت اٹھالیتا ہے۔

۳۔ اس کے چہرہ سے صالحین کی شباہت کو سلب کرلیتا ہے (یعنی شباہت ظاہری میں بھی وہ صالح دکھائی نہیں دیتا)

۴۔ اس کے بقیہ نیک اعمال کی بھی کوئی اجرت نہیں ملتی۔

۵۔ اس کی دعا مستجاب نہیں ہوتی۔

۶۔ صالحین اور نیک لوگوں کی دعاؤں کا بھی اسے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔

جانکنی کے عالم میں دوچار ہونے والی بلائیں :

۱۔ ذلت ورسوائی کے ساتھ مرتا ہے۔

۲۔ بھوک کی حالت میں مرتا ہے۔

۳۔ پیاسا مرتا ہے کہ اگر دنیا بھر کے دریاؤں کا پانی پی لے پھر بھی پیاسا ہی رہتا ہے۔

قبر میں دوچار ہونے والی بلائیں:

۱۔ خداوند اس پر ایک فرشتہ مسلط کرتا ہے جو اسے عذاب کرے۔

۲۔ اس کی قبر تنگ ہوگی اور فشار میں مبتلا ہوگا۔

۳۔ اس کی قبر تاریک ہوگی۔

قیامت کے دن دوچار ہونیوالی بلائیں:

۱۔ خدا اس پر ایک فرشتہ کو مسلط کرے گا جو اسے زمین پر منہ کے بل اس حالت میں گھسیٹے گا جبکہ تمام مخلوق خدا اس کا یہ حال دیکھ رہی ہوگی۔

۲۔ اس کے حساب وکتاب میں سختی سے پیش آئیں گے۔

۳۔ خدا اس پر رحمت کی نگاہ نہیں ڈالے گا اور اسے پاک نہیں کرے گا اور اس کے لئے ایک دردناک عذاب ہوگا۔

گیارہویں حدیث

حقیقی روزے

الحديث الحادي عشر

الصّيام الحقيقي

عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنّها قالت: ما يَصْنَعُ الصّائِمُ

بِصِيامِهِ إِذا لَمْ يَصُنْ لِسانَهُ وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَجَوارِحَهُ؟

دعائم الاسلام ج ۱ ح ۱۰۱۳ ص ۲۷۴

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"اگر روزہ دار اپنی زبان، کان، آنکھ اور دیگر اعضاء کو گناہ سے نہ بچائے تو روزہ کا اس کو کیا فائدہ مل سکتا ہے؟"

بارہویں حدیث

مست کرنیوالی چیزوں کا حکم

الحديث الثّاني عشر

حكم المسكر

عَنْ فاطِمَةَ سَلامُ اللهِ عَلَيْها قالَتْ: قالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: يا حَبيبَةَ أَبيها كُلُّ مُسْكِرٍ حَرامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

دلائل الامامة ص ۳

حضرت فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

"اے میری لخت جگر! مست کرنے والی چیز حرام اور شراب کے مانند ہے۔"

باب سوم

اخلاق

تیرھویں حدیث

خوش اخلاقی

الحديث الثالث عشر

البُشْر

قالت فاطمة سَلامُ اللهِ عَلَيها البُشْرُ في وَجْهِ المُؤمِنِ يُوجِبُ لِصاحِبِهِ الجَنَّةَ والبُشْرُ في وَجْهِ المُعانِدِ المُعادي يَقي صاحِبَهُ عذابَ النّار.

التفسير المنسوب الى الإمام العسكري ص ٣٥٤ ح ٢٤٣

امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

"خوش اخلاقی مومن کو بہشتی بنا دیتی ہے۔ اور دشمن کے سامنے بھی (تقیہ کے طور پر) خوش اخلاقی انسان کو آتش جہنم سے نجات دلاتی ہے۔"

الحديث الرّابع عشر

الفريقان الظّالمان

عن فاطمة الزهراء سلامُ الله عَليها قالت: قالَ رسولُ الله ﷺ:
ما الْتَقى جُنْدانِ ظالِمان، إلاّ تَخَلَّى اللهُ عَنْهُما، ولَمْ يُبالِ أيُّهُما غُلِبَ، وما الْتَقى جُنْدانِ ظالِمانِ، إلاّكانَتْ الدَّبْرَةُ عَلى أعْتاهُما.

کشف الغمة ج ۲ ص ۲۰۷

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

"دو ظالم لشکر تب تک آپس میں نہیں لڑتے جب تک خدا انہیں اپنے حال پر نہ چھوڑے اور کوئی اہمیت نہ دے کہ کون مغلوب ہوتا ہے۔ اور دو ظالم لشکر آپس میں نہیں لڑتے جب تک ان میں سے ظالم تر شکست نہ کھائے۔

پندرہویں حدیث

سخاوت و بخل

الحديث الخامس عشر:

السّخاء والبخل

عن موسى بن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن جده علي بن الحسين عن أبيه الحسين عن أُمّه فاطمة سلام الله عليهم أجمعين قالت: قالَ لي أبي رَسُولُ اللهِ ﷺ إيّاك والبُخْلَ فإنَّهُ عاهَةٌ لا تكونُ في كريم، إيّاك والبُخلَ فإنَّهُ شَجَرَةٌ في النّارِ وأغْصانُها في الدُّنْيا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ من أغْصانِها أدْخَلَهُ النّارَ، والسَّخاءُ شَجَرَةٌ في الجَنَّةِ وَاغْصانُها في الدُّنيا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِن أغْصانِها أدْخَلَهُ الجَنَّة.

دلائل الإمامة ص ٤

امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنے والد امام صادقؑ سے انہوں نے اپنے جد امام سجادؑ سے اور انہوں نے حضرت امام حسینؑ سے اور انہوں نے اپنی والدہ حضرت فاطمہ زہراؑ سے روایت کی ہے: میرے والد پیامبر خداؐ نے مجھ سے فرمایا:

"بخل سے دوری اختیار کرو کیونکہ بخل ایک ایسی بیماری ہے کہ سخی انسان میں نہیں پائی جاتی۔ بخل سے دوری اختیار کرو چونکہ بخل جہنم کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جو کوئی ان شاخوں سے آویزاں ہوگا جہنم میں داخل ہوگا۔ لیکن سخاوت بہشت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور جو کوئی ان شاخوں کو پکڑے گا جنت میں داخل ہوگا۔"

سولھویں حدیث

اولادِ پیغمبر سے نیکی کرنا

الحديث السادس عشر:

البرّ الى ذرية رسول الله ﷺ

عن فاطمة الزهراء سلامُ الله عَليها عن أمير المؤمنين ؑ قالَ: قالَ رسُولُ الله ﷺ: أيّما رَجُلٍ صَنَعَ الى رَجُلٍ مِنْ وُلْدي صَنيعَةً فَلَم يُكافِئهُ عَلَيها فَأنا المُكافي لَهُ عَلَيها.

بحار الأنوار ۹۶ / ص ۲۲۵ عن أمالي الطوسي

حضرت فاطمۂ زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر کسی نے میرے کسی ایک فرزند کے ساتھ نیکی کی ہو اور اسے اس کا صلہ (اجر) نہ ملا ہو، میں اس کی اس نیکی کی پاداش خود ادا کروں گا۔"

سترہویں حدیث

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ باتیں

الحديث السابع عشر:

خمس أحاديث من رسول اللهﷺ

جاءَ رَجُلٌ الى فاطِمَةَ سَلامُ اللهِ عَلَيها فَقالَ: يا إبْنَةَ رَسُولِ اللهِ هَلْ تَرَكَ رَسُولُ اللهِﷺ عِنْدَكِ شَيْئاً تطرفينيه؟ فَقالَتْ: يا جارِيَةُ هاتِ تِلْكَ الحَرِيرَةَ فَطَلَبَتْها فَلَمْ تَجِدْها، فَقالَتْ وَيْحَكِ أُطْلُبِيها فَإنَّها تَعْدِلُ عِنْدي حَسَناً وَحُسَيْناً، فَطَلَبَتْها فَإذا هِيَ قَدْ قَمَمْتَها في قِمامَتِها فَإذا فِيها، قالَ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّﷺ: لَيسَ مِنَ الْمُؤْمِنينَ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جارُهُ بَوائِقَهُ، وَمَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ فَلا يُؤْذي جارَهُ، وَمَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيراً أَوْ

يَسْكُتُ، إنَّ اللهَ يُحِبُّ الْخَيِّرَ الحليمَ الْمُتَعَفِّفَ، وَيُبْغِضُ الفاحِشَ الضَّنِينَ السائِلَ الملحفَ إنَّ الحَياءَ مِنَ الايمانِ والايمانُ في الجَنَّةِ، وانَّ الْفُحْشَ مِنَ البَذاءِ والبَذاءُ في النّار.

دلائل الإمامة ص ۱

ایک شخص حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے دختر رسول خدا! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نئی بات یادگار کے طور پر آپ کے پاس ہے؟ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نے اپنی خادمہ سے کہا کہ کپڑے کا فلاں پارچہ لے آؤ۔ لیکن وہ اسے پیدا نہ کر سکی۔ حضرت زہراءؑ نے فرمایا: "افسوس ہو تم پر! پھر سے تلاش کرو، یہ میرے والد کی یادگار ہے اور میرے لئے اس کی اہمیت حسنینؑ کے جیسی ہے۔"

بالآخر اسے تلاش کیا اور اس ریشمی کپڑے پر لکھا ہوا تھا:

"حضرت محمد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص مومنین میں سے نہیں ہے جس کے شر اور تکلیف و آزار سے اس کے ہمسائے امان میں نہ ہوں۔ جو کوئی خدا اور روز قیامت پر اعتقاد رکھتا ہے وہ نیک کلام کرے یا خاموش رہے۔ بے شک خداوند نیکوکار، بردبار اور باعفت

افراد کو دوست رکھتا ہے۔ اور بدکار، بخیل، ضدّی اور فقیر کو پسند نہیں کرتا۔ بے شک شرم و حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان کا نتیجہ بہشت ہے اور بدگوئی ناروا کلام ہے جس کا نتیجہ جہنم ہے۔"

اٹھارہویں حدیث

صحت و صفائی

الحديث الثّامن عشر:

النّظافة و الصّحة

عن فاطمة بنت الحسين عن أبيها عن فاطمة بنت رسول الله عليهم صلوات الله أجمعين قالت: قال رسول الله ﷺ: لا يَلُومَنَّ إلّا نَفْسَهُ مَن باتَ وفي يَدِهِ غَمِر.

كشف الغمة ج ۲ ص ۲۰۸

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "اگر کوئی شخص رات کو اس حالت میں سو جائے کہ اس کے ہاتھ چربی سے پر ہوں (یعنی اس نے ہاتھ نہ دھوئے ہوں) اور اس سے کوئی نقصان پہنچے تو اس کا

ذمہ دار وہ خود ہے۔ اس پر اسے اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہئے۔"

انیسویں حدیث

بہترین افراد

الحدث التّاسع عشر:

خيار كم

عن فاطمة ابنة رسول الله صلّى الله عليهما, قـالت: قـال: خِيارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَناكِبُهُ وَأَكْرَمُهُمْ لِنِسائِهِم.

دلائل الإمامة ص ٧

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے فرمایا:
"تم میں سے بہترین افراد وہ ہیں جو متواضع تر ہیں اور اپنی عورتوں کا زیادہ احترام کرتے ہیں۔"

بیسویں حدیث

عورت کیلئے بہترین چیز

الحدیث العشرون

خیر شيء للمرأة

قال النبي ﷺ لها: (لفاطمة علیها سلام الله) أيُّ شيءٍ خيرٌ للمرأةِ؟

قالَتْ: أنْ لا ترى رَجُلاً وَلا يَراها رَجُلٌ. فَضَمَّها إليْهِ وَقالَ: ذُرِّيَّةً بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ

المناقب لابن شهر آشوب ۳۴۱/۳

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے سوال کیا کہ عورت کے لئے کون سی چیز بہتر اور قیمتی ہے؟

حضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ: "عورت کیلئے بہترین چیز یہ ہے کہ وہ کسی نامحرم مرد کو نہ دیکھے اور کوئی نامحرم مرد اسے نہ دیکھے" اس کے بعد پیغمبر خدا نے اپنی بیٹی کو آغوش میں لے کر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ (آل عمران/۳۴)

"یہ ایک ایسی نسل ہے کہ فضائل میں یکساں اور ایک سرچشمہ سے ہے"۔

اکیسویں حدیث

نابینا کے سامنے پردہ

الحديث الحادي والعشرون

الحجاب من الأعمى

عن موسىٰ بن جعفر عن آبائه ؑ قال: قالَ عليٌّ ؑ: إستأذنَ أعْمَى عَلىٰ فاطِمَة سَلامُ اللهِ عَليها فَحَجَبَتْهُ، فَقالَ رَسُول الله ﷺ لَها: لِمَ حَجَبْتِه وَهُوَ لا يَراكِ؟ فَقالَتْ سَلامُ الله عَلَيْها: إنْ لَمْ يَكُنْ يَراني فإنّي أراهُ وَهُوَ يَشُمُّ الرِّيحَ.

فَقالَ رَسُولُ الله ﷺ: أشْهَدُ أنَّكِ بِضْعَةٌ مِنّي.

النوادر للراوندي ص ۱۳

حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام نے اپنے والدین سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"ایک نابینا مرد نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے اجازت چاہی تاکہ

گھر میں داخل ہو جائے۔ حضرت زہراؑ نے پردہ کیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کیا: "کیوں پردہ کیا جبکہ یہ شخص نابینا ہے؟" حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: "ٹھیک ہے کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا، لیکن میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں، اس کے علاوہ یہ کہ وہ میری بو کو سونگ سکتا ہے۔" اس کے بعد پیغمبر خداؐ نے فرمایا: "میں شہادت دیتا ہوں کہ تم میرے بدن کا ٹکڑا ہو۔"

بائیسویں حدیث

عورت کس وقت خدا کے پاس سب سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے؟

الحديث الثّاني والعشرون:

متى تكون المرأة قريبة الى الله

عن جعفر بن محمد عن أبيه أنَّ فاطمة بنت رسول الله ﷺ دَخَلَ عليها عليٌّ ؑ وبه كآبةٌ شديدةٌ، فقالَتْ: ما هذه الكآبةُ فقالَ: سألنا رسول الله ﷺ عن مسئلةٍ ولَمْ يَكنْ عندنا جوابٌ لها، فقالتْ وما المسئلةُ. قالَ سألنا عن المرأة ماهيَ قُلنا عَوْرَةٌ، قالَ فَمَتى تكونُ أدنى مِن رَبِّها فلَمْ نَدْرِ، فقالتْ: إرجعْ عَلَيْه فأعْلِمهُ إنَّ أدْنى ما تكونُ مِن رَبِّها أن تَلْزَم قَعرَ بَيْتِها فانطلق

فَأَخبَرَ النبيَ ﷺ ذٰلِكَ فَقالَ ماذا مِن تِلقاءِ نَفسِكَ يا عليُّ فَأَخبَرَهُ أنَّ فاطمةَ سلامُ اللهِ عليها أخبَرَتهُ فَقالَ صَدَقَتْ إنَّ فاطمةَ بِضعَةٌ مِنّي.

الجعفریات ص ۹۵

ایک دن امیر المؤمنین علیہ السلام انتہائی غمگین حالت میں گھر تشریف لائے۔ حضرت زہراؑ نے اپنے شوہر سے غمگین ہونے کی وجہ پوچھی۔ حضرت نے جواب دیا: پیغمبر خداؐ نے ہم سے ایک سوال کیا، جس کا جواب مجھ سے نہیں بن پڑا۔ آپؐ نے اصحاب سے عورت کے بارے میں سوال کیا۔ ہم نے کہا عورت ایک ایسی چیز ہے کہ ہمیشہ پردہ میں رہنی چاہیے۔ اس کے بعد سوال کیا کہ عورت کس وقت خدا کے سب سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے؟ لیکن ہم سے جواب نہ بن پڑا۔

حضرت زہراؑ نے فرمایا: "جا کر کہہ دیجئے کہ جس وقت عورت گھر کے ایک کونے میں رہا کرتی ہے اس وقت خدا سے نزدیک تر ہوتی ہے۔"

حضرتؑ واپس گئے اور جواب کو بیان فرمایا۔ لیکن پیغمبرؐ نے فرمایا: "یہ آپ کا جواب نہیں ہے"۔ امیر المؤمنینؑ نے کہا: ہاں اس جواب کو میں نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے دریافت کیا ہے۔ اس کے بعد رسول خداؐ نے فرمایا: "فاطمہؑ نے صحیح کہا ہے بے شک وہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔"

تیئیسویں حدیث

گھریلو کام کی تقسیم

الحديث الثّالث والعشرون

تقسيم العمل داخل وخارج البيت

عن أبي عبدالله عن أبيه ؑ قال: تقاضىٰ عليٌّ وفاطمةُ الى رَسُولِ الله ﷺ في الخِدمةِ، فقضىٰ علىٰ فاطمةَ بخدمةِ ما دونَ الباب، وقضىٰ على عليٍّ ما خَلْفَهُ. قالَ فقالَتْ فاطمةُ: فلا يَعْلَمُ ما دَخَلَني مِنَ السُّرورِ إلّا الله بإكْفائي رَسُول الله ﷺ تحمُّلُ رقابِ الرِّجالِ.

قرب الاسناد ص ۵۲ ح ۱۷۰ ۔ البحار ۴۳ ص ۸۱

حضرت امام صادق علیہ السلام اپنے والد گرامی حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ نے پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے گھریلو کام کی تقسیم کی درخواست کی۔ پیغمبرؐ خدا نے گھر کے داخلی کام کاج کو حضرت فاطمہ زہراؑ کے ذمہ کیا اور گھر سے باہر انجام پانے والے کام حضرت علی علیہ السلام کے ذمہ کئے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: "صرف خدا جانتا ہے کہ اس تقسیم سے میں کس قدر خوشحال ہوئی کہ پیغمبر خدا نے مردوں سے مربوط کام اور وہ کام جس میں مردوں سے رابطہ رکھنا پڑتا ہے، میرے ذمہ نہیں رکھے۔"

چوبیسویں حدیث

گناہگار عورتوں کا عذاب

الحديث الرّابع والعشرون

عذاب النساء المذنبات

عن عبدالعظيم بن عبدالله الحسني عن محمد بن علي الرضا عليه السلام عن أبيه الرضا عليه السلام عن أبيه موسى بن جعفر عليه السلام عن أبيه جعفر بن محمد عليه السلام عن أبيه محمد بن علي عليه السلام عن أبيه علي ابن الحسين عليه السلام عن أبيه الحسين بن علي عليه السلام عن أبيه أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام قال: دَخلتُ أنا وَفاطمَة على رَسُولِ الله صلى الله عليه وآله، فَوَجَدتهُ يَبكي بُكاءً شديداً فقلتُ فداكَ أبي وأُمّي يا رَسُول الله ما الّذي أبكاكَ؟ فقالَ: يا عليُّ ليلة أسري بي الى السّماء رَأيتُ نساءً من أمّتي في عذابٍ شديدٍ، فأنكَرتُ شأنهُنّ، فبكيتُ لِما رأيتُ من شدّةِ عَذابِهنّ، ورأيتُ

إمرأةً مُعلّقَةً بشعرها يُغلى دماغ رأسها، ورأيتُ امرأةً مُعلّقةً بلسانها والحميمُ يُصبُّ في حلقِها، ورأيتُ إمرأةً معلّقةً بثدييها، وَرأيتُ إمرأةً تأكلُ لَحْمَ جَسَدِها والنّارُ تُوقدُ مِنْ تحتِها، وَرأيتُ إمرأةً قد شُدَّ رِجْلاها الى يَدَيْها وَقدْ سُلِّطَ عَلَيها الحَيّاتُ وَالعقاربُ، وَرأيتُ إمرأةً صَمّاءَ عَمْياءَ خَرْساءَ في تابوتٍ من نارٍ يُخْرَجُ دماغُ رأسِها مِن مِنْخَرِها وبدنُها مُتقطعٌ من الجُذامِ والبَرَصِ، ورأيتُ إمرأةً مُعلّقةً بِرِجْلَيْها في تنورٍ مِنْ نارٍ، وَرأيتُ إمرأةً يُقطعُ لحمُ جسدِها من مقدّمها ومؤخَّرِها بمقاريضَ من نارٍ، وَرأيتُ إمرأةً يُحرَقُ وَجْهها ويداها وَهِيَ تأكلُ أمعاءَها، وَرأيتُ إمْرأةً رَأسُها رأسُ الخِنْزيرِ وَبَدَنُها بدنُ الحِمارِ وَعَلَيها ألف ألف لَونٍ مِنَ العَذابِ، وَرأيتُ إمرأةً على صورَةِ الكَلْبِ والنّارُ تَدْخُلُ في دُبُرِها وَتخْرُجُ مِن فمِها وَالملائِكَةُ يَضْرِبُونَ رَأسَها وَبَدَنَها بِمقامِعَ مِن نار، فَقالَتْ فاطِمَةُ «سَلامُ الله عَليها»: حَبيبي وَقُرَّةُ عَيني أخْبِرني ما كانَ عَمَلُهُنَّ وسيرَتُهنَّ حتّىٰ وَضَعَ اللهُ عليهِنَّ هذا العذاب؟

فقال: يا بُنَيّتي أمّا المُعَلّقَةُ بِشَعْرِها فانّها كانتْ لا تُغْطي شَعْرَها مِنَ الرِّجالِ، وأمّا المُعلّقَةُ بلسانِها فإنّها كانت تُؤذي زَوْجَها. وأمّا المُعَلّقَةُ بِثَدْيَيْها فإنّها كانت تَمْتَنِعُ من فِراشِ زَوْجِها، وأمّا المعلّقة بِرِجْلِها فإنّها كانت تَخرُجُ مِن بَيْتِها بغيرِ إذْنِ زَوْجِها، وأمّا التي كانتْ تأكُلُ لَحْمَ جَسَدِها فإنّها كانت

تُزَيِّنُ بَدَنَها لِلنّاسِ، وأمّا التي شُدَّ يَداها إلى رِجْلَيها وسُلِّطَ عَلَيْها الحَيّاتُ والعقاربُ فإنّها كانَتْ قَذِرَةَ الوضوءِ قَذِرَةَ الثّيابِ وكانَتْ لا تَغْتَسِلُ من الجنابةِ والحَيْضِ ولا تَتَنَظَّفُ وكانَتْ تَسْتَهِينُ بالصّلاة، وأمّا الصّمّاءُ العَمْياءُ الخَرْساءُ فإنّها كانَتْ تَلِدُ مِن الزّنا فَتُعَلِّقُه في عُنُقِ زَوْجِها، وأمّا التي كانَتْ يُقْرَضُ لَحْمُها بالمَقاريضِ فإنّها كانَتْ تَعْرِضُ نَفْسَها على الرِّجالِ، وأمّا التي كانَتْ يُحْرَقُ وَجْهُها وبَدَنُها وهِيَ تَأْكُلُ أمْعائَها فإنّها كانَتْ قَوّادَةً، وأمّا التي كان رأسُها رأس الخنزيرِ وبدنُها بدنُ الحِمارِ فإنّها كانت نَمّامَةً كذّابَةً، وأمّا التي كانَتْ على صورةِ الكلبِ والنّارُ تَدْخُلُ في دُبُرِها وتَخْرُجُ مِن فِيها فإنّها كانَتْ قَيْنَةً نَوّاحَةً حاسدةً. ثمّ قال ﷺ: وَيلٌ لاِمْرَأةٍ أغْضَبَتْ زَوْجَها وطُوبىٰ لاِمْرَأةٍ رَضِيَ عَنْها زَوْجُها.

عيون اخبار الرضا ج ٢ ص ١٤، ح ٢٤

حضرت عبد العظیم حسنی نے امام جوادؑ سے، انہوں نے امام رضاؑ سے انہوں نے امام کاظمؑ سے اور انہوں نے امام صادقؑ سے اور انہوں نے امام باقرؑ سے اور انہوں نے امام سجادؑ سے اور انہوں نے امام حسینؑ سے اور انہوں نے حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

..ین اور فاطمہؑ رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو شدید گریہ کی

حالت میں پایا۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان

ہوں یارسول اللہ! آپؐ کے اس گریہ وزاری کی وجہ کیا ہے؟

انہوںؐ نے فرمایا:

"یا علیؑ! معراج کی شب میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو سخت عذاب میں

مبتلا پایا۔ ان کے عذاب سے مجھے تکلیف پہنچی تو میں رونے لگا۔

میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے سر کے بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا

دماغ ابل رہا تھا۔ اور ایک عورت کو دیکھا کہ اپنی زبان سے لٹکی ہوئی تھی اور

کھولتا ہوا پانی اس کے گلے میں ڈالا جا رہا تھا، ایک اور عورت کو دیکھا کہ اپنے

پستان سے لٹکی ہوئی تھی۔ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے بدن کا گوشت

کھا رہی تھی اور اس کے نیچے سے آگ کے شعلے اٹھ رہے تھے۔ ایک عورت کو

اس حالت میں دیکھا کہ اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور بچھو اور

سانپ اس پر مسلط تھے، ایک عورت کو دیکھا کہ اندھی بہری اور گونگی

تھی اور آگ کے ایک تابوت میں رکھی گئی تھی اس کا دماغ ناک سے بہہ رہا

تھا اور جذام و برص کی وجہ سے اس کا بدن متلاشی ہوا تھا، ایک عورت

کو دیکھا کہ سر کے بل شعلہ ور آگ کے تنور میں لٹکی ہوئی تھی، ایک عورت کو دیکھا کہ اس کے بدن کے گوشت کو آگے اور پیچھے سے آگ کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا، ایک اور عورت کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ اور چہرہ جل رہا تھا اور اپنے شکم کے اندرونی مادے کو کھا رہی تھی۔ ایک عورت کو دیکھا کہ اس کا سر سور کا جیسا، اس کا بدن گدھے کا جیسا تھا اور ہزاروں قسم کے عذاب میں مبتلا تھی۔ ایک عورت کو دیکھا کہ کتے کی شکل میں تھی اور آگ اس کے بدن کے نچلے حصے سے داخل اور منہ سے خارج ہو رہی تھی اور فرشتے آگ کے گرزوں سے اس کے سر اور بدن پر مارتے تھے۔"

حضرت زہراء سلام اللہ نے سوال کیا: "ابّا جان! ان عورتوں نے دنیا میں کیا کیا تھا کہ ایسے عذاب میں مبتلا ہوئی تھیں؟"

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"پیاری بیٹی! وہ عورت جو اپنے سر کے بالوں سے لٹکی ہوئی تھی، نامحرموں سے اپنے بال کو نہیں چھپاتی تھی۔ جو عورت اپنی زبان سے آویزاں تھی، وہ اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی تھی۔ اپنے پستان سے آویزاں عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہمبستری سے انکار کرتی تھی۔ جو عورت سر کے بل

لٹکی ہوئی تھی، وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جاتی تھی، جو عورت اپنے بدن کا گوشت کھاتی تھی، اپنے آپ کو نامحرموں کیلئے زینت کرتی تھی، اور وہ عورت جس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اژدھا اور سانپ اس پر مسلط تھے، وہ وضو کرتے وقت اپنے بدن کو آلودگی اور گندگی سے پاک نہیں کرتی تھی " اس کے لباس گندے ہوتے تھے اور وہ غسل جنابت و حیض نہیں کرتی تھی، صفائی کا خیال نہیں رکھتی تھی اور نماز کو اہمیت نہیں دیتی تھی۔ لیکن وہ عورت جو اندھی، بہری اور گونگی تھی وہ زنازادہ بچے کو جنم دیکر اسے اپنے شوہر سے منسوب کرتی تھی۔ اور وہ عورت جس کے بدن کا گوشت آگ کی قینچیوں سے کاٹا جارہا تھا، وہ اپنے آپ کو فعل بدانجام دینے کے لئے نامحرموں کے سامنے پیش کرتی تھی۔ وہ عورت جس کا بدن اور چہرہ جل رہا تھا اور اپنے شکم کے اندرونی مادے کو کھارہی تھی، وہ نامحرم) زن و مرد کے درمیان انجام گناہ کیلئے دلالی کرتی تھی۔ جس عورت کا سر سور جیسا اور بدن گدھے جیسا تھا وہ چغل خور و دروغ گو تھی۔ اور وہ عورت جو کتے کی صورت میں تھی اور آگ اس کے پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل رہی تھی وہ گانے

والی اور حسود تھی۔"

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"افسوس ہے اس عورت پر جو اپنے شوہر کو ناراض کرے اور مرحبا اس عورت پر کہ جس کا شوہر اس سے راضی ہو۔!"

پچیسویں حدیث

حضرت زہراؑ کا اپنے شوہر سے برتاؤ

الحديث الخامس والعشرون

معاملة فاطمة الزهراء عليها السلام للزوج

عن أبي سعيد الخدريّ قالَ أصْبَحَ عليُّ بن أبي طالب عليه السلام ذاتَ يومٍ ساغِباً، فقالَ: يا فاطمةُ هَلْ عِنْدَكِ شَيءٌ تُغَذِّينيه، قالَتْ: لا والَّذي أكْرَمَ أبي بالنُّبُوَّةِ وأكْرَمَكَ بالوَصِيَّةِ ما أصْبَحَ الغَداةَ عِندي شَيءٌ وَما كانَ شَيءٌ أطْعَمْناهُ مُذْ يَومَينِ إلاّ شَيءٌ كُنتُ أوْثِرُكَ بِهِ عَلىٰ نَفْسي وَعَلىٰ إبنَيَّ هٰذَينِ الحَسَنِ والحُسَين، فقالَ عليٌّ: يا فاطمةُ ألاكُنْتِ أعْلَمْتِيني فَأبْغِيكُمْ شَيئاً؟ فقالَتْ: يا أبا الحَسَن إنّي لأسْتَحيي مِن إلٰهي أن أُكَلِّفَ

نَفْسَكَ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ.. الخ

بحار الأنوار ج ۴۳ ص ۵۹ عن تفسير فرات الكوفي
ص ۸۳ ح ۶۰ مع اختلاف يسير

ایک روز حضرت علی علیہ السلام بھوکے تھے اور انہوں نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے کہا: کیا کوئی کھانے کی چیز موجود ہے؟ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب میں کہا: "قسم ہے اس خدا کی جس نے میرے والد کو نبوت سے نوازا اور آپ کو ان کی جانشینی سے، میرے پاس اس وقت کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ جو کچھ گذشتہ دو دنوں کے دوران میرے ہاتھ آیا تھا آپ پر اور اپنے بیٹوں حسنؑ و حسینؑ پر نثار کیا اور میں نے خود کچھ نہیں کھایا۔" اس پر امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: "اے فاطمہ! آپ نے کیوں مجھے خبر نہ دی تاکہ تمہارے لئے کوئی چیز مہیا کرتا؟" حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا: "میں خدا سے حیا کرتی ہوں کہ آپؑ سے کوئی چیز مانگوں اور آپ مہیا کرنے کی قدرت نہ رکھتے ہو۔" (حضرت زہراؑ جانتی تھیں حضرت علیؑ کے پاس کوئی مال نہ تھا کہ کھانا مہیا کرتے)

باب چہارم

دُعاء

چھبیسویں حدیث

دوسروں کیلئے دعا!

الحديث السّادس والعشرون

الدّعاء للآخرين

عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن الحسين عن فاطمة الصغرىٰ عن الحسين بن علي عن أخيه الحسن بن علي ابن أبي طالب ؈ قالَ: رأيتُ أمّي فاطِمَةَ عَلَيْها سَلامُ اللهِ قامَتْ في محرابِها لَيلَةَ جُمعَتِها فَلَمْ تَزَل راكعةً ساجِدَةً حتّىٰ إتَّضَحَ عمودُ الصُّبح وسَمِعْتُها تَدْعُو لِلمُؤمنينَ والمُؤمِناتِ وَتسَمِّيهم وتكثرُ الدّعاءَ لهم ولا تَدْعُو لِنَفْسِها بِشيءٍ، فَقلتُ لَها يا أُمّاه لِمَ لا تَدْعو لِنَفْسِكِ كَما تَدْعو لِغَيْرِكِ؟ فَقالَتْ: يا بُنَيّ الجارُ ثُمَّ الدّارُ.

علل الشرائع ج ١ ص ١٧٣

حضرت امام صادق علیہ السلام نے امام باقرؑ سے انہوں نے امام سجادؑ سے انہوں نے فاطمہ صغریٰ سے انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے بھائی امام حسنؑ ابن علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک شب جمعہ کو میں نے اپنی

والدہ گرامی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو دیکھا کہ محراب میں کھڑی صبح تک عبادت ورکوع وسجود اور راز ونیاز میں مشغول تھیں۔ میں نے سنا کہ وہ تمام مومنین ومومنات کے حق میں نام بنام دعا کرتی تھیں لیکن اپنے لئے کوئی دعا نہیں کرتی تھیں۔ میں نے عرض کی: امّی جان! جس طرح دوسروں کے لئے دعا کرتی ہیں، اسی طرح اپنے لئے دعا کیوں نہیں کرتیں؟

انہوں نے جواب میں فرمایا: "بیٹا! پہلے ہمسایہ اس کے بعد گھر۔"

ستائیسویں حدیث

سونے سے پہلے چار کام انجام دینا

الحديث السّابع والعشرون

أربعة أعمال قبل النوم

عن الزهراء سلامُ الله عليها أنها قالتْ: دَخَلَ عَلَيَّ أبي رَسُولُ اللهِ ﷺ وإنّي قَدْ إفْتَرَشْتُ الفِراشَ وأرَدْتُ أنْ أنامَ، فقالَ: يا فاطِمَة لا تَنامي حَتّىٰ تَعْمَلي أربَعَةَ أشياء، حتّىٰ تَخْتمي القُرآن وَتَجْعَلي الأنبياءَ شُفَعاءَ لكِ وَتَجْعَلي المؤمنينَ راضين عنكِ وَتعمَلي حجّةً وعمرةً، ودَخَلَ في الصّلاةِ فَتوَقَّفْتُ على فِراشي حتّى أتَمَّ الصَّلاةَ، فقلتُ: يا رَسُولَ الله أمَرْتَني بأربعةِ أشياءَ لا أقْدِرُ في هذِهِ السّاعَةِ أنْ أفْعَلَها، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ الله ﷺ وَقالَ: إذا قرأتِ قُلْ هوَ اللهُ أحد ثلاثَ مرّاتٍ فكأنّكِ قَدْ خَتمتِ القرآنَ، وإذا صَلَّيْتِ عليَّ وَعلى الأنبياءِ مِن قبلي فَقَدْ صِرْنا لكِ

شفعاء يوم القيامة، وإذا إستغفرت للمؤمنين فكلهم راضون عنك، وإذا قلت سبحان الله والحمدلله ولا إله إلا الله والله أكبر فقد حججت وإعتمرت.   خلاصة الأذكار للمحدث الفيض ص ۷۰

حضرت فاطمہ زھراء سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ میں ایک روز بستر بچھا کر سونے کی تیاری کر رہی تھی کہ میرے والد رسولؐ خدا تشریف لائے اور فرمایا:

"اے فاطمہؑ! اس وقت تک نہ سوجائیے جب تک یہ چار کام انجام نہ دے لو:
۱۔ختم قرآن کرلو۔ ۲۔انبیاء کو اپنا شفیع بنالو۔ ۳۔مومنین کو راضی کرلو اور ۴۔حج و عمرہ کو بجا لاؤ۔"

یہ فرما کر وہ نماز میں مشغول ہو گئے۔ میں بستر کے کنارے پر منتظر رہی جب انہوں نے نماز تمام کی تو میں نے عرض کی: "اے رسولؐ خدا! آپؐ نے میرے لئے ایسے چار کام انجام دینے کا حکم فرمایا کہ میں اس وقت ان کی انجام دہی کی قدرت نہیں رکھتی ہوں!" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسکراہٹ کے بعد فرمایا:

"اگر تین بار سورہ توحید (قل ھو اللہ) پڑھ لیا تو گویا ختم قرآن کرلیا۔ اگر مجھ پر اور مجھ سے پہلے والے انبیاء پر درود بھیجی تو روز قیامت ہم کو اور انبیاء کو اپنے لئے شفیع قرار دیا۔ اگر مومنین کے لئے استغفار کرلی تو وہ سب تم سے راضی ہوں گے اور اگر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں تو گویا حج و عمرہ کو بجا لائیں۔"

اٹھائیسویں حدیث

حضرت زہراؑ کی دعائیں

الحديث الثامن والعشرون

من دعاء فاطمة الزهراء سلام الله عليها

دعاء عن سيّدتنا فاطمة الزهراء سلامُ اللهِ عَلَيْها:

اللّٰهمّ بعلمِكَ الغيبَ وقدرتِكَ على الخلقِ، أحْيِني ما عَلِمتَ الحياةَ خيراً لي، وتوفّني إذا كانت الوَفاةُ خيراً لي، اللّٰهُمَّ إنّي أسئلُكَ كلمةَ الإخلاصِ، وخَشيتَكَ في الرِّضا والغَضبِ والقصدَ في الغِنىٰ والفقرِ، وأسألُكَ نَعيماً لا يَنْفَد، وأسألُكَ قُرَّةَ عينٍ لا تَنْقَطِعُ، وَأسألُكَ الرِّضا بِالقضاءِ، وَأسألُكَ بَرْدَ العَيشِ بَعدَ الموتِ، وَأسألُكَ النَّظَرَ الي وَجْهِكَ والشَّوقَ الى لِقائِكَ، مِن غَيرِ ضَرّاءَ مُضِرَّةٍ ولا فتنةٍ مُظْلِمةٍ، اللّهم زَيِّنّا بِزينةِ الإيمانِ وَاجْعَلْنا هُداةً مَهدِيّينَ يا ربَّ العالَمين.

بحار الأنوار ٩٤ ص ٢٢٥ عن اختيار ابن الباقي

"خدایا! تجھے قسم ہے اس علم کی جو تو غیب کے بارے میں رکھتا ہے اور اس قدرت

کی جو تو اپنی مخلوق پر رکھتا ہے، مجھے تب تک زندگی بخش جب تک یہ زندگی میرے لئے خیر و برکت ہو۔ خدایا! تجھ سے حالت رضا و غضب میں اخلاص تیری خشیت کی طلبگار رہوں اور حالت بے نیازی و فقر میں مجھے میانہ روی عطا کر!

خدایا! تجھ سے درخواست کرتی ہوں کہ ختم نہ ہونے والی نعمات سے مجھے بہرہ مند فرما! اور مجھے دائمی خوشنودی و تیرے فیصلے پر راضی ہونے کی توفیق عطا کر۔ مرنے کے بعد نیک زندگی، تیرے چہرے پر نگاہ کرنے اور کسی بدی و فتنہ کے بغیر تجھ سے ملاقات کی آرزو کرتی ہوں۔ میرے ایمان کو زینت بخش اور مجھے ہدایت گر و ہدایت شدہ گروہ میں قرار دے، اے پروردگار عالم!"

انتیسویں حدیث

حضرت زہراؑ کی ایک اور دعاء

الحدیث التاسع والعشرون

ومن دعاء لها

دعاء آخر عن مولاتنا فاطمة الزهراء صلوات الله علیها:

اللّٰهُمَّ قَنِّعْني بِما رَزَقْتَني، وَاسْتُرْني وَعافِني أَبَداً ما أَبْقَيْتَني، وَاغْفِرْ لي وَارْحَمْني إِذا تَوَفَّيْتَني. اللّٰهُمَّ لا تُعْيِني في طَلَبِ مالَمْ تُقَدِّرْ لي، وَما قَدَّرْتَهُ عَلَيَّ فَاجْعَلْهُ مُيَسَّراً سَهْلاً، اللّٰهُمَّ كافِ عَنّي والِدَيَّ وَكُلَّ مَنْ لَهُ نِعْمَةٌ عَلَيَّ خَيْرَ مُكافاةٍ، اللّٰهُمَّ فَرِّغْني لِما خَلَقْتَني لَهُ وَلا تَشْغَلْني بِما تَكَفَّلْتَ لي بِهِ، وَلا تُعَذِّبْني وَأَنا أَسْتَغْفِرُكَ وَلا تَحْرِمْني وَأَنا أَسْأَلُكَ. اللّٰهُمَّ ذَلِّلْ نَفْسي وَعَظِّمْ شَأْنَكَ في نَفْسي، وَأَلْهِمْني طاعَتَكَ وَالعَمَلَ بِما يُرْضيكَ وَالتَّجَنُّبَ لِما يُسْخِطُكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

مهج الدعوات ١٧٧ ـ ط ١ مؤسسة الأعلمي، بحار الأنوار ٩٣ ص ٤٠٦

"خداوندا! جو کچھ ہمارے مقدر میں لکھا ہے اس پر ہمیں قانع ومطمئن فرما، جب تک مجھے زندگی بخشی ہے میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور مجھے سلامتی بخش۔ اور جب مجھے موت آئے تو مجھے عفو ودرگزر فرما۔ خدایا! جو کچھ میری قسمت میں مقدر فرمایا ہے اسے حاصل کرنے میں مجھے رنج وسختی سے دوچار نہ فرما بلکہ اسے آسانی کے ساتھ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ خداوندا! میرے ماں باپ یا جس کا میرے اوپر کسی قسم کا حق ہو انھیں اس کا بہترین اجر وصلہ عنایت فرما۔ خداوندا! جس چیز کے لئے ہمیں

خلق کیا ہے (عبادت و اطاعت خدا) اس کی ادائیگی سے ہمیں بہرہ مند فرما اور مجھے اس چیز (روزی) میں مشغول نہ فرما جس کو خود پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ مجھے عذاب میں مبتلا نہ فرما، میں مغفرت کی طلبگار ہوں۔ تجھ سے درخواست کرنے کی صورت میں مجھے محروم نہ فرما۔ خداوندا! میرے نفس کو میرے لئے ذلیل و خوار فرما اور اپنے مقام و منزلت کو میرے نزدیک بلند و بالا فرما، اور مجھے اپنی فرمانبرداری اور اس چیز کا الہام بخش جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور مجھے اپنے قہر و غضب سے نجات دیدے، اے سب سے مہربان خدا!"

تیسویں حدیث

ضروری کاموں کیلئے دعاء

الحديث الثلاثون

الدّعاء في الأمور المهمة

عن الامام زين العابدين ؑ قال: ضمّني والدي ؑ الى صَدْرِهِ يَوْمَ قُتِلَ والدِّماءُ تَغْلِي وَهُوَ يَقولُ يا بُنَيَّ إحْفَظْ عَنِي دعاءً عَلَّمَتْنِيهِ فاطمةُ سلامُ اللهِ عَلَيها، وعَلَّمَها رَسُولُ اللهِ ﷺ، وعلّمهُ جبرئيلُ ؑ، في الحاجةِ والمُهِم والغَمِّ والنّازِلةِ إذا نَزَلَتْ والأمرِ العظيمِ الفادحِ، قالَ أُدْعُ:

بِحَقِّ يٰس وَالقُرآنِ الحكيمِ وبحقِّ طٰه وَالقرآنِ العظيمِ، يا مَنْ يَقْدِرُ علىٰ حوائجِ السّائلينَ يا مَنْ يَعلَمُ ما في الضّميرِ، يا مُنَفِّساً عن المكروبينَ يا مُفَرِّجُ عَن المغمومينَ، يا راحمَ الشّيخِ الكبيرِ يا رازق الطِّفلِ الصّغيرِ، يا من لا يَحتاجُ الى التّفسيرِ، صَلِّ علىٰ محمّدٍ وآلِ محمّدٍ وافْعَلْ بي كذا وكذا.

الدعوات للراوندي ص ٥٤ ح ١٣٧، بحار الأنوار ج ٩٣ ص ١٩٦

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد گرامی امام حسین علیہ السلام نے عاشور کے دن مجھے اس حالت میں اپنی آغوش میں لیا کہ ان کے بدن سے خون

بہہ رہا تھا، اور فرمایا: "میرے بیٹے! مجھ سے اس دعا کو حفظ کرو کہ اسے مجھے میری والدہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نے تعلیم دی ہے اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور انہوں نے حضرت جبرئیل سے حاصل کیا ہے۔ اور اس دعا کو ہر حاجت، ضروری امور، غم کو رفع کرنے، نیز مشکلات اور سخت مصیبتوں میں پڑھنا":

"پروردگار عالم! بحق یٰسٓ و قرآن حکیم اور بحق طٰہٰ و قرآن عظیم درخواست ہے، اے حاجتمندوں کی حاجت روائی کی طاقت رکھنے والے! اے وہ کہ جو دلوں کے راز سے واقف ہے! اے پریشان حالوں کی مشکلات اور سختیوں کو دور کرنے والے! اے مصیبت زدوں کو خوشحالی بخشنے والے اور اے بچوں اور بوڑھوں کو روزی دینے والے! اے توضیح و تفسیر سے بے نیاز خدا! محمد و آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھ سے اس طرح برتاؤ کر": (یہاں پر اپنی حاجت بیان کریں)

اکتیسویں حدیث

حرز حضرت زہراء

الحديث الحادي والثلاثون

حرز فاطمة الزهراء سلام الله عليها

بِسْمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحِيمِ يا حَيُّ يا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ فَأَغِثْنِي وَلا تَكِلْنِي الى نَفْسِي طَرْفَةَ عَينٍ أَبداً واصْلِحْ لي شَأْني كُلَّهُ.

مهج الدعوات ص ۱۷ ط ۱ مؤسسة الأعلمي

"عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے۔ اے خدائے حی وقیوم! تیری رحمت سے مدد کی درخواست ہے۔ میری دادرسی فرما! مجھے کسی وقت حتیٰ ایک لمحہ بھی اپنے حال پر نہ چھوڑنا اور میرے تمام مسائل ومشکلات کی اصلاح فرما!"

بتیسویں حدیث

تسبیحاتِ حضرتِ زہراء

الحديث الثّاني والثّلاثون

عن القاسم مولى معاوية أنّه سَمِعَ علي بن أبي طالب عليه السلام فذكَرَ أنّه أمَرَ فاطمة تَسْتَخْدِم رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله، فقالَتْ: يا رَسُولَ اللهِ إنّه قدْ شَقَّ عليَّ الرَّحى وأَرَتْهُ أثراً في يَدَيها مِن أثَرِ الرَّحى فَسألَتْهُ أنْ يُخدِمَها خادِماً، فقالَ: أوَلا أُعَلِّمُكِ خَيراً مِن ذلكَ أوْ

قالَ خيراً مِن الدُّنيا وَما فيها؟ إذا أوَيتِ الى فِـراشِكِ فكَبِّري أربَعاً وَثَلاثينَ وثلاثاً وثلاثين تحميدة، وثلاثاً وَثلاثين تَسبيحَة، فذلِكَ خيرٌ لكِ من الدُّنيا وَما فيها.

كنز العمال ج ١٥ ص ٥٠٠ ح ٤١٩٧٤

قاسم (معاویہ کے دفتردار) نے روایت کی ہے کہ: میں نے سنا کہ حضرت امیرالمؤمنینؑ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا سے فرما رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے جاکر ایک نوکر کی درخواست کیجئے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے والد گرامی سے عرض کی: "یارسولؐ اللہ! میں نے کافی چکی پیسی اور مجھ پر سخت گذر رہا ہے" اور اپنے ہاتھوں پر پڑے چھالے اپنے والد گرامی کو دکھائے اور اپنی مدد کے لئے ایک نوکر کی درخواست کی۔

پیغمبر خداؐ نے فرمایا: "آیا تمہیں نوکر سے بہتر چیز دیا فرمایا: پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر چیز) عطا نہ کروں؟" اس کے بعد فرمایا: جب بستر پر لیٹو تو اس وقت ۳۴ بار اللہ اکبر، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھو۔ یہ عمل تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔"

باب پنجم

آخرت

تینتیسویں حدیث

قیامت کے دن شیعہ علماء کی جزاء

الحديث الثّالث والثّلاثون

تكريم علماء الشيعة في يوم القيامة

حَضَرَتْ إمْرَأةٌ عِنْدَ الصّديقةِ فاطِمَةَ الزّهراءِ سلامُ اللهِ عليها، فَقالَتْ: إنّ لي والِدَةً ضَعيفَةً وَقَدْ لَبَسَ عَلَيها في أمرِ صَلاتِها شَيءٌ وَقَدْ بَعَثَتْني إليكِ أسألُكِ، فَأجابَتْها فاطِمَةُ سلامُ اللهِ عَلَيْها عَنْ ذلكَ ثُمّ ثَنّتْ فَأجابَتْ ثُمّ ثَلّثَتْ فَأجابَتْ الى أنْ عَشّرتْ فأجابَتْ ثُمّ خَجِلَتْ مِنَ الكَثْرَةِ، فَقالَت لا اشُقّ عَلَيكِ يا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ. قالَتْ فاطِمَةُ عَلَيها سَلام اللهِ: هاتي وَسَلي عَمّا بَدا لَكِ أرأيتِ مَنْ أكْتُرِيَ يَوْماً يَصْعَدُ الى سَطْحٍ بِحَمْلٍ ثَقيلٍ وَكراءُهُ مائَةَ ألفِ دينارٍ أيَثْقُلُ عَلَيهِ؟ فَقالَتْ لا. فَقالَتْ أكْتُرِيتُ أنا لِكُلِّ مَسْئَلَةٍ بِأكْثَرِ مِنْ مِلْءِ ما بَيْنَ الثّرى الى العَرْشِ لُؤلُؤاً فَأحْرى أنْ لا يَثْقُلَ عَلَيّ، سَمِعْتُ أبي رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

إنّ عُلَماءَ شيعَتِنا يُحْشَرُونَ فَيُخْلَعُ عَلَيْهِم مِنْ خِلَعِ الكَراماتِ عَلى قَدْرِ كَثْرَةِ عُلومِهِم وَجِدِّهِم في إرْشادِ عِبادِ اللهِ حَتّى يُخْلَعَ عَلى الواحِدِ مِنْهُمْ ألْفَ ألْفِ خِلْعَةٍ مِنْ نُورٍ ثُمّ يُنادي مُنادي رَبّنا

عَزَّ وَجَلَّ: أيُّها الكافِلُونَ لأيْتامِ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله النّاعِشونَ لَهم عِنْدَ إنقطاعِهِمْ عَنْ آبائِهِمْ الَّذينَ هُمْ أئِمَّتُهُمْ، هٰؤلاءِ تَلامِذَتُكُم والأيْتامُ الَّذينَ كَفَلْتُمُوهُمْ وَنَعَشْتُمُوهُمْ فَاخْلَعُوا عَلَيْهِم كَما خَلَعْتُمُوهُمْ خِلَعَ العُلُومِ في الدُّنيا، فَيَخْلَعُونَ على كُلِّ واحِدٍ مِن اولٰئكَ الأيْتامِ على قَدْرِ ما أخَذُوا عَنْهُمْ مِنَ العُلُومِ حَتّى أنّ فِيهِم (يعني في الايتام) لَمَن يُخْلَعُ عَلَيهِ مِائَةَ ألفِ خِلْعَةٍ وكَذٰلِكَ يَخْلَعُ هٰؤلاءِ الأيْتامُ على مَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُمْ، ثُمَّ إنّ الله تعالىٰ يَقُولُ: أعِيدُوا على هٰؤلاءِ العُلَماءِ الكافِلِينَ لِلأيْتامِ حَتّى تُتِمُّوا لَهُمْ خِلَعَهُم وَتُضْعِفُوها، فَيُتِمُّ لَهُمْ ما كانَ لَهُمْ قَبْلَ أنْ يَخْلَعُوا عَلَيهِمْ وَيُضاعَفُ لَهُمْ وكَذٰلِكَ مَنْ بِمَرْتَبَتِهِم مِمَّنْ يُخْلَعُ عَلَيهِ عَلى مَرْتَبَتِهِمْ.

وَقالَتْ فاطِمَةُ عَلَيها سَلامُ الله: يا أمَةَ اللهِ إنّ سِلْكاً مِنْ تِلْكَ الخِلَعِ لأفْضَلُ مِمّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ألفَ ألفِ مَرَّةٍ وما فَضَلَ فَإنَّهُ مَشُوبٌ بِالتَّنْغِيصِ وَالكَدِرِ.

التفسير المنسوب الى الامام العسكري (ع)

امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: میری والدہ ایک ضعیفہ ہیں اور نماز کے سلسلے میں کچھ مسائل دریافت کرنا چاہتی ہیں، مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ سے سوال کروں۔ حضرت زہراؑ نے

مسئلہ کا جواب دیا۔ اس کے بعد وہ عورت دوسری، تیسری اور چوتھی بار بھی سوال لے کر آئی حتیٰ کہ دس بار آئی اور حضرت زہراؑ سے سوال پوچھا اور جواب لے کر گئی۔ دسویں بار سوال کا جواب حاصل کرنے کے بعد اس نے شرمندگی کے عالم میں عرض کی: اے رسول خدا کی بیٹی! اس کے بعد آپ کو زحمت نہیں دوں گی۔ لیکن حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا: "تم پھر آؤ۔ جب بھی کوئی مسئلہ پیش آئے تو مجھ سے آکر پوچھ لو۔ اگر کسی شخص کو چھت پر کوئی سامان لے جانے کے لئے مزدور رکھا جائے اور اس کام کے لئے اسے ایک لاکھ دینار اجرت کے طور پر دے جائیں تو کیا اس اجرت کے مقابلے میں یہ کام اس کے لئے مشکل ہے؟" اس عورت نے جواب دیا: "ہرگز نہیں"۔ حضرت زہراء نے فرمایا: "ہر ایک مسئلہ کا جو میں تجھے جواب دیتی ہوں، مجھے اس کے عوض زمین سے عرش تک کے برابر موتی ملتے ہیں۔ اس لئے کسی صورت میں میرے لئے تجھے جواب دینا مشکل نہیں ہوگا۔

بے شک میں نے اپنے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے:

"قیامت کے دن شیعہ علماء ہمارے ساتھ محشور ہوں گے اور ان کو ان کے علم اور بندگان خدا کی ہدایت میں کی گئی کوشش و تلاش کے مطابق پاداش اور صلہ کے طور پر کرامت کے خلعت پہنائے جائیں گے، حتیٰ کہ ان میں سے ایک ایک کو دس لاکھ نورانی خلعت دیے جائیں گے۔ اس کے بعد منادی

خدا کی طرف سے ندا بلند کرے گا: اے لوگو! جنہوں نے آل محمدؐ کے یتیموں کی سرپرستی اور پرورش کی ہے، یہ آپ کے شاگرد اور ایسے یتیم ہیں کہ جنکی آپ لوگوں نے سرپرستی کی ہے اور انھیں نجات دی ہے۔ جتنا علم آپ لوگوں نے دنیا میں ان کو بعنوان شاگرد پڑھایا ہے، خدا کی طرف سے اسی قدر خلعت انھیں دیدیجئے۔ وہ بھی اپنے شاگردوں کو خلعت دیں گے یہاں تک کہ ان شاگردوں میں سے بعض کو ایک لاکھ تک خلعت دئے جائیں گے اور یہ شاگرد بھی اپنے شاگردوں کو خلعت بخشیں گے۔

اس کے بعد خدا حکم دے گا کہ: ان علماء کو — جنہوں نے یتیموں کی سرپرستی کی ہے — اور بھی خلعت دیے جائیں تاکہ ان کے خلعت کمال تک پہنچ جائیں۔ لہٰذا ان کو تا حد کمال خلعت دیے جائیں گے اور خلعت حاصل کرنے والوں کا مقام بلند ہو جائیگا۔"

اس کے بعد حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے اس خاتون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا: اے کنیز خدا! بے شک آخرت کے ان خلعتوں کا ایک دھاگا دنیا کی تمام نعمتوں سے دس لاکھ بار بہتر و عالی ہے، بلکہ دنیا کی نعمتیں اس کے ساتھ قابل قیاس نہیں ہیں، اس لئے کہ دنیا کی نعمتیں ناقص اور ملاوٹ شدہ ہیں۔ (اخروی نعمتوں کے برخلاف)

چونتیسویں حدیث

قیامت میں لوگوں کے حالات

الحديث الرّابع والثّلاثون

حال النّاس في يوم القيامة

عن فاطمة الزهراء سلامُ اللهِ عَلَيْها قالَت لأبيها: يا أَبَتِ أَخْبِرْني كَيفَ يَكونُ النّاسُ يَومَ القِيامَةِ؟ قالَ يا فاطِمَةُ يَشغَلون فَلا يَنْظُرُ أحَدٌ الى أحدٍ ولا والدٌ الى الولد ولا ولدٌ الى اُمّه. قالتْ هَلْ يكونُ عَلَيْهِمْ أكْفانٌ إذا خَرَجُوا مِنَ القُبورِ؟ قالَ يا فاطِمَةُ تَبْلى الأكفانُ وَتَبْقى الأبْدانُ، تُسْتَرُ عَوْرَةُ المؤمنينَ وتُبْدُو (في نسخة تبدي) عَوْرَةُ الكافرينَ. قالتْ يا أبَتِ ما يَسْتُرُ المؤمنينَ قالَ نورٌ يَتَلألأُ لا يُبْصِرُونَ أجسادَهُمْ مِنَ النُّورِ

جامع الأخبار ص ۴۹۹ ح ۱۳۸۵ - بحار الأنوار ج ۷ ص ۱۱۰ عنه.

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے والد گرامی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے قیامت کے دن لوگوں کے حالات کے بارے میں سوال کیا۔
پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

"بیٹی فاطمہ! تمام لوگ اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں گے، کوئی دوسرے کی طرف

دیکھتا نہیں ہو گا، نہ باپ بیٹے کی طرف متوجہ ہو گا اور نہ بیٹا ماں کی طرف۔"

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے سوال کیا: "جس وقت لوگ قبروں سے باہر آئیں گے ان کے بدن پر کفن بھی ہو گا یا نہیں؟" فرمایا: "فاطمہؑ! کفن سڑ چکے ہوں گے صرف بدن باقی بچے ہوں گے لیکن مؤمنین کی شرمگاہ پوشیدہ ہو گی۔ اور کافروں کی شرمگاہیں عریاں ہوں گی۔

فاطمہ زہراء سلام اللہ نے سوال کیا: "ابا جان! کون سی چیز اس روز مؤمنین کے لئے باعث پردہ ہو گی؟"

حضرت رسولؐ نے فرمایا: "ایک نور ہے جو مؤمنین کے بدن کو دیکھنے میں رکاوٹ بنے گا"

پینتیسویں حدیث

قیامت کے دن رسولِ اکرمؐ سے ملاقات

الحديث الخامس والثلاثون

لقاء الرّسول في يوم القيامة

عَنْ جابر بن عَبْدالله الأنصاري، عَنْ علي بن أبي طالب عليه السلام

قالَ: قالَتْ فاطِمة عليها السلام لِرَسُولِ الله صلى الله عليه وآله: يا أبَتاه! أيْنَ أَلْقاكَ يَـوْمَ

أَلْمَوْقِفِ الْأَعْظَمِ، وَ يَوْمَ الأهوالِ، وَ يَوْمَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ؟

قَالَ: يَا فَاطِمَةُ، عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، وَ مَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ، وَ أَنَا الشَّفِيعُ لِأُمَّتِي إِلَى رَبِّي.

قَالَتْ: يَا أَبَتَاه! فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ هُنَاكَ؟

قَالَ: إِلْقِينِي عَلَى الْحَوْضِ وَ أَنَا أَسْقِي أُمَّتِي.

قَالَتْ: يَا أَبَتَاه! فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ هُنَاكَ؟

قَالَ: إِلْقِينِي عَلَى الصِّرَاطِ وَ أَنَا قَائِمٌ أَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ أُمَّتِي!

قَالَتْ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ هُنَاكَ؟

قَالَ: إِلْقِينِي وَ أَنَا عِنْدَ الْمِيزَانِ، أَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ أُمَّتِي!

قَالَتْ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ هُنَاكَ؟

قَالَ: إِلْقِينِي عَلَى (عِنْدَ) شَفِيرِ جَهَنَّمَ أَمْنَعُ شَرَرَهَا وَ لَهَبَهَا عَنْ أُمَّتِي.

فَاسْتَبْشَرَتْ فَاطِمَةُ بِذٰلِكَ (صلى الله عليها و على ابيها و بعلها و بنيها)

(بحار الانوار ج ۴۳ ص ۲۱ و الامالی شیخ الصدوق، مجلس ۴۶ حدیث ۱۲)

جناب جابر ابن عبد اللہ انصاری نے حضرت علی ابن ابیطالبؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت فاطمہ زہراؑ نے رسول خداؐ سے سوال کیا: اباجان! قیامت کے عظیم اور خوف و وحشت کے دن آپ کہاں ملاقات کر سکوں گی؟

پیغمبر اکرمؐ نے جواب میں فرمایا: اے فاطمہ! مجھ سے بہشت کے دروازے پر ایسی حالت میں مل سکو گی جب میرے ہاتھ میں حمد وثنا کا پرچم ہوگا اور میں خدا کی بارگاہ میں اپنی امت کا شفیع ہوں۔

فاطمہؑ نے پھر سے پوچھا: ابا جان! اگر وہاں پر آپ سے ملاقات نہ کر سکی تو؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: پھر حوض کوثر کے پاس مجھ سے مل سکتی ہو، جہاں پر اپنی امت کو سیراب کرنے میں مشغول ہوں گا۔

پیغمبر اکرمؐ کی بیٹی نے سوال کیا: ابا جان! اگر وہاں پر بھی آپ سے ملاقات نہ کر سکی تو؟

ختمی مرتبتؐ نے فرمایا: پھر مجھے پل صراط پر مل سکتی ہو، جہاں پر میں کھڑے ہو کر یہ دعا کرنے میں مشغول ہوں گا کہ: "خداوندا! میری امت کو بچاؤ!"

خاتون جنتؑ نے پھر سے پوچھا: اگر وہاں پر بھی آپ کو نہ پا سکی تو؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: پھر مجھ سے اعمال کو تولنے کی ترازو کے پاس ملاقات کر سکو گی جہاں پر میں پکار رہا ہوں گا: "خداوندا! میری امت کو بچانا!"

فاطمہ زہراؑ نے پھر سے سوال کیا: اگر وہاں پر بھی آپ سے ملاقات نہ کر سکی تو؟

رسول خداؐ نے فرمایا: پھر مجھے جہنم کے نزدیک پا سکو گی جہاں پر اپنی امت کو جہنم کے شعلوں اور ان کی تپش سے بچانے میں مصروف ہوں گا۔

پیغمبر اکرمؐ کے ان بیانات کو سن کر حضرت زہراؑ نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

چھتیسویں حدیث

شفاعتِ حضرت زہراؑ

الحديث السادس والثلاثون

شفاعة الزهراء سلام الله عليها

عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر ؑ قال: سمعت جابر بن عبدالله الأنصاري يقول قال رسول الله ﷺ: إذا كانَ يَومُ القيامَةِ تُقبِلُ إبنَتي فاطمةُ سَلامُ اللهِ عَلَيْها... وتَقولُ إلهي وَسَيِّدي أُحْكُمْ بَيني وَبَينَ مَن ظَلَمَني، اللّهم أُحْكُمْ بَيني وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وِلْدي فإذا النِّداءُ مِن قِبَلِ اللهِ جلَّ جلالُهُ، يا حَبيبَتي وَإبْنَةَ حبيبي سَليني تُعطي واشفَعي تُشَفَّعي فَوَعِزَّتي وَجَلالي لا جازَني ظُلمُ ظالمٍ فَتَقولُ إلهي وَسَيِّدي ذُرِّيَّتي وشيعتي وشيعةُ ذُرِّيَّتي وَمُحِبّي ومحبُّ ذُرِّيَّتي فإذا النِّداءُ مِن قِبَلِ اللهِ جَلَّ جلالُهُ: أينَ ذُرِّيَّةُ فاطِمَةَ وَشيعَتُها وَمُحِبّوها وَمُحِبّوا ذُرِّيَّتِها؟ فَيُقْبِلُونَ وَقَدْ أحاطَ بِهِمْ مَلائِكَةُ الرَّحمَةِ فَتَتَقَدَّمُهُم فاطِمَةُ سَلامُ اللهِ عَلَيْها حتّى تُدخِلَهُم الجَنَّةَ.

امالي الصدوق ؒ المجلس الخامس ح ٤

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن میری بیٹی فاطمہ زہراؑ یہ فرماتے ہوئے میدان محشر میں تشریف لائیں گی: "اے میرے پروردگار! میرے اور میرے بیٹوں کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کردے۔"

اس وقت خدا کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری عزیز! اور میرے حبیب کی بیٹی! اس وقت جو چاہو وہ تمہیں ملیگا اور جس کسی کی شفاعت کروگی قبول ہوگی مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ میں ظلم وظالم کو جائز ونافذ قرار نہیں دیتا۔

اس کے بعد میری بیٹی کہے گی: میرے پروردگار! میں اپنی ذریت، اپنے شیعوں، اپنی اولاد کے شیعوں، اپنے دوستوں اور اپنی اولاد (ذریت) کے دوستوں کی نجات چاہتی ہوں۔ اس وقت خدا کی طرف سے ندا آئے گی:

"فاطمہ کی ذریت ان کے شیعہ، ان کے دوستدار، ان کی اولاد کے دوستدار کہاں ہیں؟" اس کے بعد یہ سب ــــ اس حالت میں کہ رحمت کے ملائکہ ان کے اردگرد اور فاطمہ زہراؑ ان کے آگے ہوں گی ــــ بہشت میں داخل ہوں گے۔

سینتیسویں حدیث

شہداء کی فضیلت اور امام حسینؑ کی شہادت کا اجر

الحديث السابع والثلاثون

فضيلة الشهداء وثمرة شهادة الإمام الحسين عليه السلام

عن أبي عبدالله عليه السلام في حديث: (إذا اخبر النبي صلى الله عليه وآله بشهادة الحسين عليه السلام) فقالت فاطمةُ الزهراء سلامُ اللهِ عَلَيْها: يا أبَتِ إنّا لله، وَبَكَتْ. فقالَ لها: يا بِنْتاهُ إنَّ أفضلَ أهلِ الجِنانِ هُمُ الشُّهداءُ في الدُّنيا بَذَلُوا أنْفُسَهُمْ وأموالَهُمْ بِأنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقاتِلُونَ في سبيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلونَ وَعْداً عليهِ حَقّاً، فما عندَ الله خَيرٌ مِن الدُّنيا وَما فيها، قَتْلَةٌ أهْوَنُ مِن مِيتَةٍ وَمَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ القَتْلُ خَرَجَ الى مَضْجَعِهِ وَمَنْ لَمْ يُقْتَلْ فَسَوفَ يَمُوتُ.

يا فاطمةُ بِنتَ محمدٍ أما تُحِبِّينَ أنْ تأمُري غداً بأمرٍ فَتُطاعينَ في هذا الخَلقِ عِندَ الحِسابِ؟ أما تَرضينَ أن يكون إبْنُكِ مِن حَمَلَةِ العرشِ؟ أما تَرضينَ أن يكون ابوكِ يأتونَهُ يسألونَهُ الشَّفاعةَ؟ أما تَرضينَ أن يكونَ بَعْلُكِ يَذُودُ الخلقَ يومَ العطشِ عنِ الحوضِ فَيَسْقي مِنهُ أولياءَهُ وَيَذُودُ عَنْهُ أعداءَهُ؟...

قالت: يا أبَتِ سَلَّمتُ وَرَضيتُ وتوكّلتُ على الله فَمَسَحَ على

قَالُوا، وَمَسَحَ عَيْنَيها، وَقَالَ: إِنِّي وَبَعْلَكِ وَأَنْتِ وَابْنَيكِ فِي مَكَانٍ يُقِرُّ عَيْنَيكِ وَيُفْرِحُ قَلْبَكِ.

بحار الأنوار ٤٤ ص ٢٦٤ عن تفسير فرات الكوفي ص ١٧١ ح ٢١٩ مع اختلاف يسيرا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ :

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سنائی تو حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا :

" ابا جان! ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں واپس جانے والے ہیں۔" اس کے بعد آپؑ نے گریہ وزاری کی۔ اس پر رسول خدا نے فرمایا: " پیاری بیٹی! بے شک اہل بہشت میں سب سے افضل شہداء ہیں، جو دنیا میں اپنی جان و مال کو خدا کی راہ میں قربان کرتے ہیں، تاکہ بہشت کو خرید لیں۔ اس لئے وہ خدا کی راہ میں دشمنانِ خدا کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہوتے ہیں اور یہ بھی الٰہی وعدہ ہے۔ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ دنیا اور دنیا کی مادی چیزوں سے بہتر ہے۔ خدا کی راہ میں قتل ہونا مرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اور جس کو قتل ہونا نصیب ہو، خواہ ناخواہ موت کی طرف جاتا ہے۔

اور جو قتل نہ ہو بہرحال جلد یا دیر مر ہی جاتا ہے۔ اے فاطمہ! اے محمدؐ کی بیٹی! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ کل قیامت کے دن اپنے بیٹے کی شہادت کے صلہ میں لوگوں کے حساب وکتاب کے بارے میں جو چاہو گی اس پر عمل ہوگا؟ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا بیٹا صاحبان عرش الٰہی میں شامل ہو؟ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ تمہارے باپ کے پاس آئیں اور ان سے شفاعت کی درخواست کریں؟ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ اس تشنگی کے دن (روز قیامت) لوگ تمہارے شوہر کی اجازت کے بغیر حوض کوثر سے سیراب نہ ہو سکیں گے اور تمہارے شوہر اپنے دوستوں کو حوض کوثر سے سیراب کرے اور اپنے دشمنوں کو اس سے دور کرے؟...

(یہ سننے کے بعد) حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

"باباجان! میں نے قبول کیا اور راضی ہوئی اور خدا پر توکل کرتی ہوں۔"

اس کے بعد پیغمبر خداؐ نے اپنی بیٹی حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی آنکھوں اور سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

"پس، تم، تمہارا شوہر اور تمہارے دو بیٹے قیامت کے دن ایک ایسے مقام پر ہوں گے کہ تمہارے لئے باعث خوشنودی ہوگی۔"

باب ششم

حضرت زہراؑ کی زیارت

اور

ان پر سلام

اڑتیسویں حدیث

حضرت زہراؑ پر درود بھیجنے کا ثواب

الحديث الثّامن والثّلاثون

ثواب الصّلاة والسّلام على فاطمة الزهراء سلام الله عليها

روي عن عليٍّ صلوات الله عليه عن فاطمة سلامُ اللهِ عَلَيْها قالت: قالَ لي رسولُ الله ﷺ: يا فاطِمَةُ مَن صَلّىٰ عليكِ غَفَرَ الله لهُ، وَألْحَقَهُ بي حَيْثُ كنتُ في الجنَّةِ.

كشف الغمة ج ٢ ص ٩٨

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ان سے کہا کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: "اے فاطمہؑ! جو کوئی تجھ پر درود بھیجے خداوند عالم اس کے گناہ بخشدے گا اور بہشت میں اس کو میرے ساتھ محشور کرے گا۔"

انتالیسویں حدیث

حضرت زہراؑ پر سلام کا ثواب

الحديث التّاسع والثّلاثون

ثواب السلام على الزهراء سلامُ الله عليها

يزيد بن عبدالملك عن أبيه عن جده، قال: دخلتُ على فاطِمَة سَلامُ اللهِ عَلَيها فَبدأتني بِالسّلامِ ثُمّ قالَتْ: ما غدا بِكَ؟ قُلْتُ طَلَبُ البَرَكَةِ. قالَتْ: اخْبَرَني أبي وَهُوَ ذا: مَنْ سَلَّمَ عَلَيهِ وَعَلَيَّ ثَلاثَةَ ايّامٍ أوْجَبَ اللهُ لَهُ الجَنَّةَ. قُلْتُ لَها في حياتِهِ وَحياتِكِ؟ قالَتْ نَعَمْ، وَبَعْدَ مَوْتِنا.

عن المناقب لابن شهر آشوب ۳/۳٦۵، تهذيب الأحكام ج ٦ ص ۹

راوی کہتا ہے ایک دن میں صبح سویرے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ پر سلام کرنے میں سبقت کی، اس کے بعد پوچھا: "اس وقت کس لئے آئے ہو"؟ میں نے عرض کی آپ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے۔ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا: "میرے والد نے مجھے خبر دی ہے کہ جو کوئی آنؐ پر اور

بجھ پر تین روز سلام کرے، خداوند بہشت کو اس کا نصیب قرار دے گا۔" راوی نے سوال کیا: کیا آپ اور آپ کے والدؐ پر صرف آپ لوگوں کی حیات میں سلام کرنے کا یہ اجر ہے؟ انہوں نے فرمایا: "حیات اور اس کے بعد بھی یعنی دونوں صورتوں میں۔"

باب ہفتم

وصیتِ حضرتِ زہرا ؑ

وصیّت نامہ حضرت زہراؑ

الحديث الاربعون

وصية الزهراء سلام الله عليها

(في حديث) بِسم اللهِ الرَّحمنِ الرَّحيم هذا مـا أوْصَتْ بِـهِ فاطمةُ بِنتِ رَسُولِ الله ﷺ أوْصَت وَهِيَ تَشْـهَدُ أنْ لا إله إلّا الله وَأنَّ مُحمداً عَبْدُهُ وَرَسُولُه وأنَّ الجَنَّةَ حـقٌّ والنّـار حـقٌّ وأنَّ السَاعَةَ آتيةٌ لا رَيْبَ فيها وأنَّ الله يَبْعَثُ مَنْ في القُبُورِ، يا عليُّ أنا فاطمة بنت محمّدٍ زَوَّجَني الله مِنكَ لأكونَ لَكَ فـي الدُّنـيا والآخِرَةِ، أنتَ أوْلىٰ بي من غَيري حَنِّطني وَغَسِّلني وَكَـفِّـنّي بالَّليلِ وَصَلِّ عليَّ ، وادْفِنّي بالّليلِ ولا تُعلِم أحداً وَاسْـتودِعُكَ اللهَ واُقرِءِ على وُلْدي السَّلامُ الى يَوْمِ القيامَةِ.

بحار الأنوار ٤٣ ص ٢١٤

حضرتِ زہراؑ سلام اللہ علیہا کی وفات کے بعد امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے ان کے سرہانے کاغذ کا ایک ورقہ پایا کہ اس پر یہ عبارت تحریر تھی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ فاطمہؑ ، رسول خدا کی بیٹی کا وصیت نامہ ہے۔ اس حالت میں کہ شہادت دیتی ہے کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندہ و پیغمبر ہیں۔ بہشت اور جہنم حق ہے۔ بے شک قیامت برپا ہوگی اور خداوند عالم مردوں کو قبروں سے زندہ کر دے گا۔

اے علیؑ! میں فاطمہؑ پیغمبرؐ کی بیٹی ہوں کہ خدا نے مجھے آپ کی زوجہ قرار دیا ہے تاکہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ رہوں۔ آپ دیگر لوگوں کی نسبت مجھ سے قریب ہیں، لہٰذا مجھے رات میں حنوط و غسل و کفن دیکر رات میں ہی مجھ پر نماز جنازہ پڑھ کر مجھے دفن کر دیئے اور کسی کو خبر نہ کیجئے آپ کو خدا کے حوالے کرتی ہوں، قیامت کے دن تک میری اولاد کو میرا سلام پہنچا دیں۔"
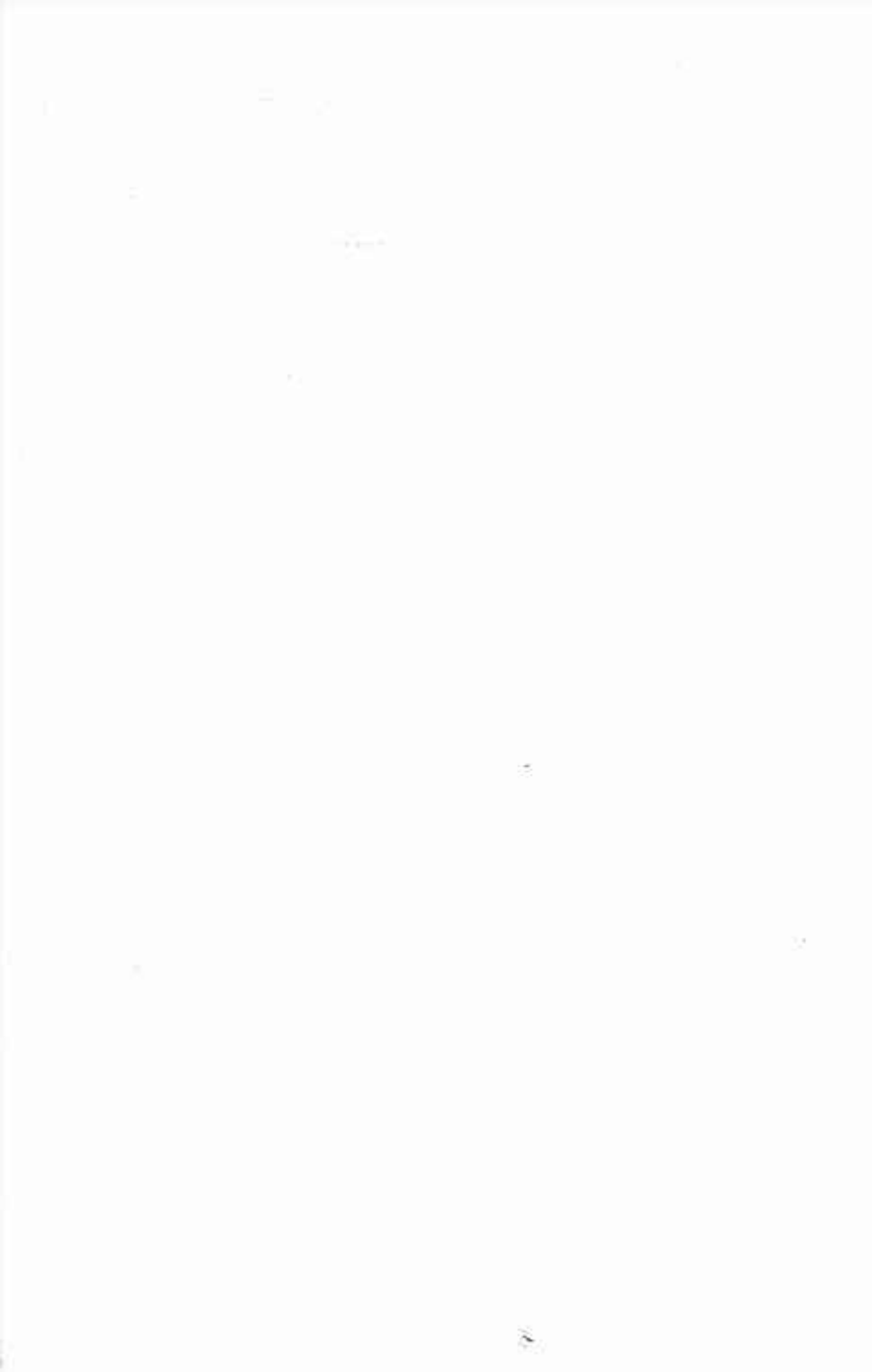
مجمع جہانی اہلبیت علیہم السلام

www.ahl-ul-bait.org

ISBN 964-7756-82-8

9789647756822